أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ
السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَأَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ
لَكُمْ أَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ؕ
أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ
لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ
بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ؕ أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ
وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ؕ أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ
الْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ؕ أَمَّنْ يَّبْدَؤُا
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ؕ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾
قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ؕ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي
الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع

5 ع 8 1



(60) اے لوگو! بھلا بتلاؤ کون ہے جس نے بغیر کسی پچھلے نمونے کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ تمھارے لیے آسمان سے بارش کا پانی اتارا، پھر ہم نے تمھارے لیے اس سے ہرے بھرے بارونق اور خوبصورت باغات اگا دیے۔ ان باغوں کے درخت تم ہرگز نہیں اگا سکتے تھے کیونکہ یہ تمھارے بس میں نہیں۔ تو پھر اللہ ہی ہے انھیں اگانے والا۔ کیا کسی اور معبود نے اللہ کے ساتھ مل کر ایسا کیا ہے؟ نہیں، بلکہ وہ ہے ہی حق سے منہ موڑنے والی قوم جو ظلم کرتے ہوئے خالق کو مخلوقات کے برابر قرار دیتی ہے۔

(61) بھلا کون ہے جس نے زمین کو قرار پکڑنے والی اور ثابت رہنے والی بنایا جو اس طرح پر سکون ہے کہ اپنے اوپر والی مخلوقات کے ساتھ ڈولتی اور حرکت نہیں کرتی۔ اس نے اس کے اندر نہریں جاری کر دیں، پہاڑوں کو میخیں بنا کر اس میں گاڑ دیا اور اس نے نمکین اور میٹھے دو سمندروں کے درمیان (نظر نہ آنے والی) حد فاصل قائم کر دی جو نمکین کو میٹھے سے ملنے نہیں دیتی تاکہ وہ خراب نہ ہو اور پھر پینے کے قابل نہ رہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کسی اور معبود نے یہ کیا ہے؟ نہیں، بلکہ لوگوں کی اکثریت لاعلم ہے۔ اور اگر وہ جانتے ہوتے تو اللہ کے ساتھ اس کی مخلوقات میں سے کسی کو شریک نہ ٹھہراتے۔

(62) بھلا کون ہے جو لاچار اور مصائب و مشکلات میں گھرے ہوئے کی دعا اس وقت سنتا ہے جب وہ اسے پکارے اور انسان کو پیش آنے والی بیماری اور فقر وغیرہ دور کرتا ہے۔ وہ تمھیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے کہ تمھاری ایک نسل دوسری نسل کی جانشین بنتی ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جو یہ کرتا ہے؟ نہیں، تم بہت کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو۔

(63) بھلا کون ہے جو خشکی کی تاریکیوں اور سمندر کی تاریکیوں میں تمھارے لیے نشانات نصب کر کے اور ستاروں کے ذریعے سے تمھاری راہنمائی کرتا ہے؟ وہ کون ہے جو بارش کے نزول کے قریب ہونے کی خوشخبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے، جس بارش کے ذریعے سے وہ اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جو یہ کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ بلند وبرتر اور پاک ہے ان شریکوں سے جنھیں وہ اس کی مخلوقات میں سے اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔

(64) بھلا کون ہے جو رِحموں میں پہلی دفعہ مرحلہ وار پیدائش کرتا ہے، پھر اسے موت دینے کے بعد دوبارہ زندگی عطا کرے گا؟ تمھیں آسمان کی جانب سے نازل ہونے والی بارش کے ساتھ روزی کون دیتا ہے؟ تمھیں زمین سے ان نباتات کے ذریعے سے روزی کون دیتا ہے جنھیں وہ اس میں اگاتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ایسا کرتا ہے؟ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: جو شرک تم کر رہے ہو اس کی کوئی دلیل پیش کرو، اگر تم اپنے حق پر ہونے کے دعوے میں سچے ہو۔

(65) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: آسمانوں میں جو فرشتے ہیں، وہ غیب نہیں جانتے اور نہ زمین میں بسنے والے انسان جانتے ہیں، لیکن اکیلا اللہ ہی اسے جانتا ہے اور آسمانوں اور زمین میں بسنے والی تمام مخلوقات سوائے اللہ کے یہ نہیں جانتیں کہ انھیں جزا وسزا کے لیے کب اٹھایا جائے گا۔

(66) کیا آخرت کے بارے میں ان کا علم ایک دوسرے کی پیروی میں ہے کہ انھوں نے اس پر یقین کر لیا ہے؟ نہیں، بلکہ وہ آخرت کے بارے میں شکوک وشبہات اور حیرت کا شکار ہیں بلکہ اس کے بارے میں ان کی عقلیں جواب دے گئی ہیں۔

**فوائد:** ❀ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی یاد دہانی کے ذریعے سے عقیدۂ توحید مضبوط اور پختہ کیا گیا ہے۔

❀ ہر مجبور ولاچار سے، وہ مومن ہو یا کافر، اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ جب اسے پکارے گا تو وہ اس کی دعا قبول کرے گا۔

❀ غیب کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے خاص کیا ہے اور اس کا دعویٰ کرنا کفر ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَءِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا
لَمُخْرَجُونَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ
قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيرُوا
فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٦٩﴾
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ﴿٧٠﴾
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٧١﴾ قُلْ
عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٧٢﴾
وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا
يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا
يُعْلِنُونَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي
كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿٧٥﴾ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي
إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٧٦﴾ وَإِنَّهُ
لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾ إِنَّ رَبَّكَ
يَقْضِي بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٧٨﴾
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ﴿٧٩﴾



(67) کافروں نے انکار کرتے ہوئے کہا: کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے تو کیا یہ ممکن ہے کہ ہم زندہ کر کے دوبارہ اٹھائے جائیں؟

(68) یقیناً ہمیں وعدے دیے جاتے رہے اور ہم سے پہلے ہمارے آباء واجداد کو بھی وعدے دیے جاتے رہے کہ ہم سب اکٹھے اٹھائے جائیں گے۔ ہم تو یہ وعدہ پورا ہوتا نہیں دیکھتے۔ یہ وعدہ جو ہم سب کو دیا گیا، یہ پہلے لوگوں کے افسانوں اور جھوٹی کہانیوں کے سوا کچھ نہیں جو انھوں نے اپنی کتابوں میں تحریر کیں۔

(69) اے رسول (ﷺ)! ان دوبارہ اٹھائے جانے کے منکروں سے کہیں: زمین کی جس سمت میں چاہو، چل پھر لو اور پھر غور وفکر کرو کہ دوبارہ اٹھائے جانے کے دن کو جھٹلانے والے مجرموں کا انجام کیا ہوا؟ ہم نے اس دن کو جھٹلانے کی وجہ سے انھیں ہلاک کر دیا۔

(70) مشرک آپ کی دعوت سے جو منہ پھیر رہے ہیں تو اس وجہ سے آپ غم کریں نہ ان کی سازشوں کی وجہ سے آپ کا سینہ تنگ ہو۔ اللہ ان کے خلاف آپ کا مددگار اور حامی وناصر ہے۔

(71) آپ کی قوم کے کافر جو دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر ہیں، کہتے ہیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو بتاؤ، وہ عذاب کب آئے گا جس کی تم اور ایمان والے ہمیں دھمکیاں دیتے ہو؟

(72) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: ہوسکتا ہے کہ جس عذاب کی تم جلدی مچا رہے ہو، اس کا کچھ حصہ تمھارے قریب ہو۔

(73) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب تمام لوگوں پر بڑے فضل والا ہے کہ وہ ان کے کفر اور گناہوں کے باوجود انھیں جلد سزا نہیں دیتا لیکن لوگوں کی اکثریت اللہ کے اپنے اوپر ہونے والے انعامات پر اس کا شکر نہیں کرتی۔

(74) بلاشبہ آپ کا رب اپنے بندوں کے دلوں میں چھپی باتوں کو اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں، سب کو جانتا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز اوجھل نہیں اور وہ ضرور انھیں ان کی جزا دے گا۔

(75) آسمان میں لوگوں سے چھپی اور زمین میں لوگوں سے اوجھل کوئی چیز ایسی نہیں جو واضح کتاب، یعنی لوحِ محفوظ میں نہ ہو۔

(76) بلاشبہ محمد ﷺ پر نازل ہونے والا یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر ان چیزوں کو بیان کر رہا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور ان کی دینی گمراہیوں کو واضح کر رہا ہے۔

(77) یہ قرآن ان ایمان والوں کے لیے یقیناً ہدایت ورحمت ہے جو اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔

(78) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اپنے مومن اور کافر بندوں کے درمیان قیامت کے دن اپنے حکم سے عدل کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔ پھر وہ مومن پر رحم کرے گا اور کافر کو عذاب دے گا۔ وہ ایسا غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ ایسا کمال علم والا ہے کہ حق پر چلنے والا اور باطل پرست اس پر خلط ملط نہیں ہوتے۔

(79) پس آپ اللہ ہی پر بھروسا رکھیے اور اپنے تمام امور میں اسی پر اعتماد کیجیے۔ بلاشبہ آپ واضح حق پر ہیں۔

**فوائد:** ❀ سابقہ امتوں کے انجام واحوال سے عبرت پکڑنا نجات کا راستہ ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے علم نے اپنے بندوں کے اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے۔

❀ قرآن کریم نے بنی اسرائیل کی گمراہیوں کی تصحیح کی اور انھوں نے اپنی کتابوں میں جو تحریفات اور ردوبدل کیا تھا، اس کی بھی نشاندہی کی ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسے کی اہمیت۔ ❀ نبی کریم ﷺ کا تزکیہ کہ آپ روشن اور واضح حق پر ہیں۔

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ إِذَا
وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَمَآ أَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ
إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ
إِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْأَرْضِ
تُكَلِّمُهُمْ ۙ أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَ 6 ع 16 2
يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ
بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰٓى إِذَا جَآءُوْ قَالَ أَكَذَّبْتُمْ
بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾
وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾
أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ
إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ
فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ
تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ صُنْعَ اللّٰهِ
الَّذِيْٓ أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ إِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾



(80) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ ان مُردوں کو نہیں سنا سکتے جن کے دل اللہ کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے مر گئے ہیں اور نہ ان لوگوں کو آپ اپنی دعوت سنا سکتے ہیں جن کے کانوں کو اللہ نے حق کے سننے سے بہرہ کر دیا ہے جبکہ وہ آپ سے پیٹھ پھیر کر، منہ موڑے جا رہے ہوں۔

(81) آپ اس شخص کو ہدایت نہیں دے سکتے جس کی نگاہیں حق سے اندھی ہو جائیں، لہٰذا آپ ان کے بارے میں غم کریں نہ خود کو تھکائیں۔ آپ صرف انھیں حق سمجھا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ اللہ کے حکموں کو ماننے والے ہیں۔

(82) جب ان کے اپنے کفر اور گناہوں پر اَڑنے کی وجہ سے ان پر عذاب واجب اور ثابت ہو جائے گا اور صرف برے لوگ باقی رہ جائیں گے تو ہم قیامت کے قریب اس کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ان کے لیے ظاہر کریں گے اور وہ ہوگا زمین سے ایک جانور (دابّہ) کا نکلنا، جو ان سے ایسی باتیں کرے گا جنھیں لوگ سمجھتے ہوں گے (کہے گا:) کہ لوگ ہمارے نبی پر نازل ہونے والی ہماری آیات کی تصدیق نہیں کرتے تھے۔

(83) اے رسول (ﷺ)! وہ دن یاد کریں جب ہم ہر امت میں سے ان کے سرغنوں کا وہ گروہ اکٹھا کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتا تھا۔ ان کے پہلوں سے لے کر آخر والوں تک سب کو لوٹایا جائے گا، پھر انھیں حساب کے لیے ہانک کر لایا جائے گا۔

(84) انھیں ہانکنے کا یہ سلسلہ جاری رہے گا حتیٰ کہ جب وہ حساب والی جگہ پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں ڈانٹتے ہوئے کہے گا: کیا تم نے میری توحید کی دلیل بننے والی اور میری شریعت پر مشتمل آیات کو جھٹلایا تھا، حالانکہ ان کے باطل ہونے کا تمھیں ایسا یقینی علم نہیں تھا کہ تمھارے لیے انھیں جھٹلانا جائز ہوتا؟ یا یہ بتاؤ کہ تم ان آیات کے ساتھ کیا کرتے رہے، ان کی تصدیق کی یا انھیں جھٹلایا؟

(85) انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کر کے اور اس کی آیتوں کو جھٹلا کر جو ظلم کیا، اس کے باعث ان پر عذاب نازل ہوگا اور وہ اپنے دفاع سے عاجز ہونے اور اپنے بے تکے دلائل کی وجہ سے اپنے دفاع کے لیے بات بھی نہیں کر سکیں گے۔

جب وہ دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی میں پائی جانے والی ایک چیز پر تنبیہ فرمائی جو دوبارہ جی اُٹھنے کی دلیل ہے اور وہ ان کی نیند ہے جو موت کے قائم مقام ہے اور ان کا بیدار ہونا ہے جو دوبارہ جی اٹھنے کی طرح ہے، چنانچہ فرمایا:

(86) کیا دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے رات بنائی تاکہ وہ اس میں نیند کے ساتھ سکون پائیں اور ہم نے دن کو روشن بنایا تاکہ وہ اس میں دیکھیں اور اپنے کاموں کے لیے دوڑ دھوپ کریں؟ بلاشبہ اس بار بار مرنے اور اس کے بعد اٹھائے جانے میں ایمان رکھنے والی قوم کے لیے واضح نشانیاں ہیں۔

(87) اے رسول (ﷺ)! اس دن کو یاد کریں جب صور پھونکنے پر مقرر فرشتہ نرسنگھے میں دوسری مرتبہ صور پھونکے گا تو آسمانوں اور زمین والے تمام کے تمام گھبرا اٹھیں گے سوائے اس کے جسے اللہ اپنے فضل واحسان سے گھبراہٹ سے محفوظ رکھے۔ اس دن اللہ کی تمام مخلوقات اس کے پاس مطیع و فرمانبردار بن کر آئیں گی۔

(88) اس دن تم پہاڑوں کو دیکھو گے تو تمھیں محسوس ہوگا کہ وہ اپنی جگہ پر قائم ہیں، حرکت نہیں کر رہے جبکہ حقیقت میں وہ بادلوں کی طرح بڑی تیزی سے چل رہے ہوں گے۔ یہ اللہ کی کاریگری ہے، سو وہی انھیں حرکت دے گا۔ بلاشبہ جو تم کرتے ہو، وہ اس سے خوب باخبر ہے۔ اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ تمھیں ان عملوں کی جزا دے گا۔

**فوائد:** ❀ ہدایت کی توفیق دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

❀ نیند موت کی اور اس سے بیداری دوبارہ اٹھائے جانے کی دلیل ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ
اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ هَلْ
تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ
الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ
وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع

7 ع 11 3

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ
مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ
عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً
مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥﴾ ۙ



(89) جو شخص قیامت کے دن ایمان اور نیک عمل لے کر آیا تو اس کے لیے جنت ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی دی گئی امان و پناہ کی وجہ سے قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔
(90) اور جو کفر اور گناہوں کے ساتھ آیا تو ایسے لوگوں کے لیے آگ ہے جس میں انھیں منہ کے بل ڈالا جائے گا اور انھیں ڈانٹ پلانے اور ذلیل کرنے کے لیے کہا جائے گا: تمھیں صرف انھی اعمال کا بدلہ دیا جا رہا ہے جو تم دنیا میں کفر اور نافرمانیوں کی صورت میں کرتے تھے۔
(91) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے تو بس یہ حکم ملا ہے کہ میں مکہ کے اس رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت والا ٹھہرایا ہے، چنانچہ نہ اس میں خونریزی ہوگی، نہ کسی پر ظلم ہوگا اور نہ اس کا شکار ہلاک کیا جائے گا اور نہ اس کے درخت کاٹے جائیں گے۔ اسی پاک پروردگار کے لیے ہر چیز کی بادشاہی ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خود کو اللہ کے سپرد کرنے والوں اور اس کی اطاعت کر کے اس کے آگے جھکنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔ (92) اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے سامنے قرآن کی تلاوت کرتا رہوں، پھر جس نے اس کی راہ کی ہدایت پائی اور اس کے احکام پر عمل کیا تو اس کی ہدایت کا فائدہ خود اسے ہی ہوگا اور جو بھٹک گیا اور اس کے احکام سے منہ پھیرا، اس کا انکار کیا اور اس کے احکام پر عمل نہ کیا تو اس سے کہہ دیں: میں تو صرف ڈرانے والا ہوں، میں تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں اور میرے ہاتھ میں تمھاری ہدایت نہیں ہے۔
(93) اور اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ان نعمتوں پر جنھیں شمار بھی نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اللہ عنقریب تمھیں تمھاری جانوں، آسمان و زمین اور رزق میں ایسی نشانیاں دکھائے گا جنھیں تم اتنی اچھی طرح پہچان لو گے کہ وہ قبولِ حق میں تمھاری راہنمائی کریں گی۔ تمھارا رب تمھارے عملوں سے جو تم کرتے ہو، غافل نہیں ہے، بلکہ وہ ان سے پوری طرح واقف ہے۔ اس سے کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ تمھیں ضرور ان کا بدلہ دے گا۔

سورۃ القصص مکی ہے

**سورت کے بعض مقاصد:** کمزور مومنوں کو غلبہ و اقتدار عطا کرنے اور متکبر سرکشوں کو ہلاک کرنے کے بارے میں دستورِ الٰہی کا بیان۔

**تفسیر:** (1) ﴿طٰسٓمّٓ﴾ اس جیسے حروف مقطعات پر تفصیلی بحث سورۂ بقرہ کے شروع میں ہو چکی ہے۔ (2) یہ روشن اور واضح قرآن کی آیتیں ہیں۔ (3) ہم آپ کے سامنے موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی سچی اور صحیح، نیز شک سے بالاتر کچھ خبریں ایمان والوں کے لیے بیان کرتے ہیں کیونکہ وہی ان واقعات کے اسباق سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ (4) بلاشبہ فرعون نے سرزمین مصر میں سرکشی کی تھی اور اس پر پوری طرح قابض تھا اور اس نے وہاں کے لوگوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ان میں سے ایک گروہ، یعنی بنی اسرائیل کو نہایت کمزور کر رکھا تھا، اس طرح کہ وہ انھیں بری طرح ذلیل کرنے کے لیے ان کے بیٹے قتل کر دیتا اور ان کی بیٹیاں خدمت کرنے کے لیے زندہ چھوڑ دیتا۔ بلاشبہ وہ ظلم و سرکشی اور تکبر کے ذریعے سے زمین میں فساد برپا کرنے والا تھا۔ (5) ہم چاہتے تھے کہ بنی اسرائیل پر کرم فرمائیں جنھیں فرعون نے سرزمین مصر میں نہایت کمزور کر رکھا تھا، اس طرح کہ ان کے دشمن کو ہلاک کر دیں، ان کی کمزوری ختم کر دیں، انھیں ایسے امام بنا دیں جن کی لوگ حق کے معاملے میں پیروی کریں اور فرعون کو ہلاک کرنے کے بعد انھیں شام کی بابرکت سرزمین کا وارث بنا دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ○﴾ ''اور ہم نے ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے، اس زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا وارث بنا دیا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی۔ (اے نبی! اس طرح) بنی اسرائیل کے حق میں آپ کے رب کا اچھا وعدہ پورا ہوا، اس لیے کہ انھوں نے صبر کیا تھا۔ اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم کا وہ سب کچھ تباہ کر دیا جو (کارخانے) وہ بناتے اور جو (محلات کی عمارتیں) وہ اٹھاتے تھے۔'' (الأعراف 137:7)

**فوائد:** ❀ ایمان اور نیک اعمال قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے نجات کے دو سبب ہیں۔ ❀ کفر اور نافرمانی آگ میں لے جانے کا سبب ہیں۔ ❀ حرم میں قتل، ظلم اور شکار کرنا حرام ہے۔
❀ آخر کار اللہ تعالیٰ ایمان والوں ہی کو فتح اور غلبے سے نوازتا ہے۔

وَنُمَكِّنَ لَهُمۡ فِي الۡاَرۡضِ وَنُرِيَ فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوۡدَهُمَا
مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَحۡذَرُوۡنَ ۝٦ وَاَوۡحَيۡنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوۡسٰٓى اَنۡ
اَرۡضِعِيۡهِ ۚ فَاِذَا خِفۡتِ عَلَيۡهِ فَاَلۡقِيۡهِ فِي الۡيَمِّ وَلَا تَخَافِيۡ وَلَا
تَحۡزَنِيۡ ۚ اِنَّا رَآدُّوۡهُ اِلَيۡكِ وَجَاعِلُوۡهُ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝٧
فَالۡتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرۡعَوۡنَ لِيَكُوۡنَ لَهُمۡ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ
فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوۡدَهُمَا كَانُوۡا خٰطِـِٕيۡنَ ۝٨ وَقَالَتِ
امۡرَاَتُ فِرۡعَوۡنَ قُرَّتُ عَيۡنٍ لِّيۡ وَلَكَ ؕ لَا تَقۡتُلُوۡهُ ۖ ۗ
عَسٰٓى اَنۡ يَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝٩
وَاَصۡبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوۡسٰى فٰرِغًا ؕ اِنۡ كَادَتۡ لَتُبۡدِيۡ بِهٖ
لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّبَطۡنَا عَلٰى قَلۡبِهَا لِتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝١٠
وَقَالَتۡ لِاُخۡتِهٖ قُصِّيۡهِ ۫ فَبَصُرَتۡ بِهٖ عَنۡ جُنُبٍ وَّهُمۡ
لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝١١ وَحَرَّمۡنَا عَلَيۡهِ الۡمَرَاضِعَ مِنۡ قَبۡلُ فَقَالَتۡ
هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰۤى اَهۡلِ بَيۡتٍ يَّكۡفُلُوۡنَهٗ لَكُمۡ وَهُمۡ لَهٗ
نٰصِحُوۡنَ ۝١٢ فَرَدَدۡنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَىۡ تَقَرَّ عَيۡنُهَا وَلَا تَحۡزَنَ
وَلِتَعۡلَمَ اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝١٣ ع 1 13 4

⑥ ہم نے ارادہ کیا کہ انھیں زمین میں قوت وسلطنت دے کر قدرت واختیار دیں اور فرعون اور بادشاہت میں اس کے سب سے بڑے معاون ہامان اور ان کے مددگار لشکروں کو وہ کچھ دکھائیں جس سے وہ ڈرتے تھے، یعنی ان کی بادشاہت بنی اسرائیل کے ایک نومولود لڑکے کے ہاتھوں ختم ہوجائے گی۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کی سلطنت کے حتمی انجام اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کی عزت وتکریم کا ذکر کیا تو ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے رسول بننے تک کا واقعہ بھی بیان کر دیا، چنانچہ فرمایا:

⑦ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو الہام کیا کہ تم اسے دودھ پلاتی رہو حتی کہ جب تجھے فرعون اور اس کی قوم سے خدشہ ہو کہ وہ اسے قتل کر دیں گے تو اسے ایک صندوق میں رکھنا اور دریائے نیل میں ڈال دینا۔ اس کے بارے میں نہ تو ڈوبنے سے ڈرنا، نہ فرعون ہی سے خوف رکھنا اور نہ اس کی جدائی کا غم کرنا۔ یقیناً ہم اسے تیری طرف زندہ لوٹائیں گے اور اسے اللہ کے رسولوں میں سے بنائیں گے جنھیں وہ اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے۔

⑧ چنانچہ ہم نے اسے موسیٰ کو صندوق میں رکھنے اور دریا میں ڈالنے کا جو الہام کیا، اس نے اس پر عمل کیا۔ فرعون کے گھر والوں کو اس صندوق کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے اسے اٹھا لیا تاکہ اللہ کے ارادے کی تکمیل ہو کہ مستقبل قریب میں موسیٰ فرعون کا دشمن ہو اور اللہ اس کے ہاتھوں فرعون کی بادشاہت ختم کرے اور وہ ان کے لیے غم کا باعث ہو۔ بلاشبہ فرعون، اس کا وزیر ہامان اور ان کے کارندے اپنے کفر، سرکشی اور زمین میں فساد پھیلانے کے سبب گناہ گار تھے۔

⑨ جب فرعون نے اسے قتل کرنا چاہا تو اس کی بیوی نے اس سے کہا: یہ بچہ میرے لیے اور تمھارے لیے خوشی کا باعث ہوگا۔ اسے قتل نہ کرو، ہوسکتا ہے کہ وہ ہمیں نفع دے کہ ہم اس سے خدمت لیں یا اسے لے پالک بیٹا بنالیں اور وہ نہیں جانتے تھے کہ اسی کے ہاتھوں ان کی سلطنت کا خاتمہ ہوگا۔

⑩ موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا دل دنیا کے ہر معاملے سے خالی ہوگیا سوائے موسیٰ علیہ السلام کی محبت کے۔ وہ ان کے لیے بے قرار ہوگئی۔ ان سے شدید لگاؤ کی وجہ سے قریب تھا کہ وہ ظاہر کر دیتی کہ وہ اس کا بیٹا ہے، اگر ہم اس کا دل مضبوط کر کے اس کی ڈھارس نہ بندھاتے اور اسے صبر نہ دیتے کہ وہ اپنے رب پر بھروسا کرنے والی، ایمان دار اور اس کے فیصلوں پر صبر کرنے والی بنے۔

⑪ موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے انھیں دریا میں ڈالنے کے بعد ان کی بہن سے کہا: تو اس کے پیچھے پیچھے جا اور پتا کر اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے، چنانچہ وہ انھیں دور سے دیکھتی رہی تاکہ اس کا بھید نہ کھل جائے اور فرعون اور اس کی قوم کو علم بھی نہ ہوا کہ وہ اس کی بہن ہے اور اس کے حالات سے آگاہی حاصل کر رہی ہے۔

⑫ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے عورتوں کا دودھ پینے سے رک گئے۔ جب ان کی بہن نے دیکھا کہ وہ انھیں دودھ پلانے کی شدید خواہش رکھتے ہیں تو اس نے ان سے کہا: کیا میں تمھاری ایک گھرانے کی طرف رہنمائی کروں جو اسے دودھ پلائے اور اس کی دیکھ بھال کرے اور وہ اس بچے کا خیر خواہ بھی ہو؟

⑬ چنانچہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ اسے قریب سے دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ اس کی جدائی کی وجہ سے غم زدہ نہ ہو اور تاکہ وہ جان لے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس کی طرف لوٹانے کا اللہ کا وعدہ سچا ہے جس میں کوئی شک نہیں لیکن لوگوں کی اکثریت اس وعدے کو نہیں جانتی تھی اور نہ کوئی یہ جانتا تھا کہ یہی اس کی ماں ہے۔

**فوائد:** ❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے نیک بندوں کو ان کے دشمنوں کی سازش سے بچانے کے لیے تدبیر کا بیان۔
❀ ظالم کی تدبیر کا نتیجہ خود اسی کی ہلاکت ہوتا ہے۔
❀ بیٹوں کے بارے میں ماؤں کی شفقت اور ان کے جذبات کا بیان۔
❀ ظالم کے ظلم سے نجات پانے کے لیے جائز حیلہ بہانہ کرنا درست ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہر صورت میں پورا ہو کر رہتا ہے۔ ❀ نجات کے اسباب اختیار کرنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا والتجا کر کے اس کی پناہ پکڑنا واجب ہے۔

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٤﴾ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ
أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِن شِيعَتِهِ وَهَٰذَا
مِنْ عَدُوِّهِ ۖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ
عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۖ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۖ
إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي
فَغَفَرَ لَهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿١٦﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ ﴿١٧﴾ فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا
يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ ۚ قَالَ
لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾ فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ
بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ أَن تَقْتُلَنِي
كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ ۖ إِن تُرِيدُ إِلَّا أَن تَكُونَ جَبَّارًا
فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَن تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٩﴾ وَجَاءَ
رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ
يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢٠﴾



جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے بچپن کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ان کے دورِ جوانی کا تذکرہ بھی کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(14) جب وہ بدن کے مضبوط اور طاقتور ہو جانے کی عمر کو پہنچے اور بھرپور قوت والے ہو گئے تو ہم نے انھیں نبوت سے پہلے بنی اسرائیل کے دین کا فہم اور علم عطا کیا۔ جس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی اطاعت پر جزا دی، ہم ہر دور میں اور ہر جگہ نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

(15) موسیٰ علیہ السلام شہر میں اس وقت آئے جب لوگ اپنے گھروں میں آرام کر رہے تھے تو انھوں نے دو آدمیوں کو آپس میں جھگڑتے ہوئے اور ایک دوسرے کو مارتے ہوئے پایا۔ ان میں سے ایک موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل سے تھا اور دوسرا قومِ فرعون کا قبطی تھا جو موسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے، چنانچہ جو آپ کی قوم سے تھا اس نے اپنے قبطی دشمن کے خلاف موسیٰ علیہ السلام سے مدد مانگی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس قبطی کو مکا مارا۔ ان کا مکا تنا زوردار تھا کہ وہ قبطی مر گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ شیطان کی دھوکا بازی اور اس کا فریب ہے۔ بلاشبہ جو شخص شیطان کی پیروی کرے، وہ اسے گمراہ کرنے والا دشمن ہے جس کی عداوت اور دشمنی بالکل واضح ہے۔ جو کچھ مجھ سے ہوا ہے، وہ بھی اس کی دشمنی کی وجہ سے ہوا ہے، کیونکہ وہ گمراہ کرنے والا ہے اور وہ مجھے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔

(16) موسیٰ علیہ السلام سے جو کچھ ہوا، انھوں نے اس کا اعتراف اور اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! میں نے اس قبطی کو قتل کر کے خود پر ظلم کیا ہے، لہٰذا تو میرا گناہ بخش دے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ہمیں واضح طور پر بتا دیا کہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کو بخش دیا۔ بلاشبہ وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(17) پھر موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے بارے میں بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ انھوں نے اس دعا میں یہ بھی کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے قوت و حکمت اور علم عطا کر کے مجھ پر جو احسان کیا ہے تو میں بھی اب ہرگز مجرموں کا ان کے جرموں میں مددگار نہیں بنوں گا۔

(18) پھر جب موسیٰ علیہ السلام سے قبطی کا قتل ہو گیا تو وہ صبح صبح ڈرتے ہوئے شہر میں خبر لینے کے لیے آئے کہ کیا صورت حال ہے تو دیکھا کہ جس شخص نے کل ان سے اپنے قبطی دشمن کے خلاف مدد مانگی تھی، آج ایک اور قبطی کے خلاف مدد کے لیے انھیں پکار رہا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا: بلاشبہ تو تو نہایت گمراہ اور صاف بھٹکا ہوا شخص ہے۔

(19) پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اور اس اسرائیلی کے دشمن قبطی کو پکڑنے کا ارادہ کیا تو اسرائیلی سمجھا کہ موسیٰ علیہ السلام مجھے پکڑنے لگے ہیں کیونکہ اس نے یہ بات سنی تھی کہ ''بلاشبہ تو تو نہایت گمراہ اور صاف بھٹکا ہوا شخص ہے''، تو اس نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ مجھے بھی اسی طرح قتل کر دو جس طرح تم نے کل ایک شخص کو قتل کیا تھا۔ تم تو بس یہ چاہتے ہو کہ لوگوں کو قتل کر کے اور ان پر ظلم ڈھا کر ملک میں سرکش بنو۔ تمھارا یہ ارادہ ہی نہیں کہ تم جھگڑنے والوں کے درمیان صلح کرانے والے بنو۔

(20) جب یہ خبر پھیل گئی تو ایک شخص شہر کے پرلے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا جسے ڈر تھا کہ موسیٰ علیہ السلام پکڑے جائیں گے۔ اس نے کہا: اے موسیٰ! قومِ فرعون کے وڈیرے آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں، لہٰذا آپ شہر سے نکل جائیں۔ بلاشبہ میں آپ کے خیر خواہوں میں سے ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ آپ کو پکڑ کر قتل کر دیں گے۔

**فوائد:** ❀ آدابِ دعا میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اپنے گناہ کا اعتراف کیا جائے۔

❀ قابلِ تعریف شکر گزاری وہ ہے جو بندے کو اپنے رب کی اطاعت پر آمادہ کرے اور اس کی معصیت و نافرمانی سے دور رکھے۔

❀ خیر خواہی میں جلدی کرنے کی اہمیت، بالخصوص جب اس کے ذریعے سے مومن کو ہلاکت سے بچانا مقصود ہو۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ؗ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ ع
وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ
السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ
النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۟ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ
قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا
شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ
لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى
اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ
فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ
مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ
اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ
عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ
شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ
قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ ع



(21) موسیٰ علیہ السلام نے اس خیر خواہ کی بات مانی اور ڈرتے ہوئے سن گن لیتے شہر سے نکل گئے۔ انھوں نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے عرض کی: اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے نجات دلا کہ وہ مجھے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔

(22) جب وہاں سے چل کر انھوں نے مدین کا رُخ کیا تو کہا: مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے خیر کی راہ پر چلائے گا تو میں اس راہ سے نہیں بھٹکوں گا۔

(23) جب وہ مدین کے پانی (کنویں) پر پہنچے جہاں سے وہ لوگ پانی لیتے تھے تو وہاں انھوں نے لوگوں کی ایک جماعت کو اپنے مویشیوں کو پانی پلاتے ہوئے پایا اور وہاں ان سے ہٹ کر دو لڑکیاں دیکھیں جو اپنی بکریوں کو پانی سے روکے کھڑی تھیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھا: تمھارا کیا معاملہ ہے، تم لوگوں کے ساتھ پانی نہیں پلاتیں؟ ان دونوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: ہماری عادت یہ ہے کہ ہم رکی رہتی ہیں اور اس وقت تک پانی نہیں پلاتیں جب تک چرواہے پانی پلا کر واپس نہیں چلے جاتے تاکہ مردوں سے ہمارا میل جول نہ ہو اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں، وہ پانی نہیں پلا سکتے۔ ہم مجبوراً اپنی بکریوں کو پانی پلانے کے لیے آتی ہیں۔

(24) تب موسیٰ علیہ السلام کو ان پر ترس آیا تو انھوں نے ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا، پھر سائے کا رخ کیا اور اس میں آرام کرنے لگے اور اپنے رب کے سامنے اپنی حاجت پیش کر کے اس سے ان الفاظ میں دعا کی: اے میرے رب! تو جو بھی بھلائی میری طرف اتارے، بلاشبہ میں اس کا محتاج ہوں۔

(25) پھر جب وہ دونوں لڑکیاں گھر گئیں تو انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کی خبر اپنے باپ کو دی۔ اس نے ان میں سے ایک کو بھیجا کہ اسے بلا لاؤ۔ سو وہ حیا سے چلتی ہوئی ان کے پاس آئی اور کہا: میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ کو اس کی مزدوری دیں جو آپ نے ہماری بکریوں کو پانی پلایا ہے، چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام ان کے والد کے پاس آئے اور انھیں اپنی روداد سنائی تو اس نے انھیں تسلی دیتے ہوئے کہا: ڈریے مت، آپ ظالم قوم، یعنی فرعون اور اس کے سرداروں سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ مدین پر ان کی حکومت نہیں ہے، اس لیے وہ یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے۔

(26) ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک نے کہا: ابا جی! آپ اسے مزدوری پر رکھ لیجیے تاکہ یہ ہماری بکریاں چرائے کیونکہ یہ اس قابل ہے کہ آپ اسے اجرت پر رکھیں، اس لیے کہ اس میں قوت اور امانت داری دونوں وصف موجود ہیں۔ یہ اپنی قوت سے وہ کام جو اس کے ذمے لگا، کرلے گا اور اپنی امانتداری سے جس بات پر اسے امین بنایا گیا، اس کی حفاظت کرے گا۔

(27) ان کے والد نے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا: میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کے ساتھ آپ کا نکاح کر دوں، اس شرط پر کہ اس کا مہر یہ ہوگا کہ آپ آٹھ سال تک ہماری بکریاں چرائیں۔ اگر آپ دس سال کی مدت پوری کر دیں تو یہ آپ کی طرف سے بطور احسان ہوگا، آپ پر لازم نہیں کیونکہ معاہدہ آٹھ سال ہی کا ہے۔ جو اس سے اوپر ہوگا، وہ آپ کی مرضی سے ہے اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کو کسی ایسی چیز کا پابند کروں جس میں آپ کے لیے مشقت ہو۔ اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے ضرور نیک لوگوں میں سے پائیں گے جو معاہدے پورے کرتے ہیں اور اپنے عہد توڑتے نہیں۔

(28) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ بات میرے اور آپ کے درمیان پختہ ہوگئی کہ میں ان دونوں مدتوں آٹھ سال یا دس سال میں سے جس کے مطابق چاہوں، آپ کے لیے کام کروں۔ میں وعدہ وفا کرنے والا ہی تصور ہوں گا۔ آپ مجھ سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کریں گے۔ ہم نے جو معاہدہ کیا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نگران ہے۔

**فوائد:** ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف پناہ پکڑنا دنیا و آخرت کی نجات کا راستہ ہے۔ ❀ مسلمان خاتون کی حیا اس کی عزت و تکریم اور اس کے بلند مرتبہ ہونے کا سبب ہے۔
❀ مشورے میں خواتین کو شریک کرنا اور اگر اس کی رائے درست ہو تو اس پر اعتماد کرنا قابلِ تعریف امر ہے۔
❀ قوت اور امانت کسی بھی کامیاب اور ذمہ دار شخص کے دو بنیادی وصف ہیں۔
❀ کسی فائدہ و خدمت کو مہر قرار دینا جائز ہے۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ
الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ
مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾
فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ
الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۰﴾
وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی
مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰۤی اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ
الْاٰمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾ اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ
غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ
مِنْ رَّبِّكَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۳۲﴾
قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾
وَاَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً
یُّصَدِّقُنِیْۤ ؗ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ سَنَشُدُّ
عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ
اِلَیْكُمَا ۚۛ بِاٰیٰتِنَاۤ ۚۛ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾

معانقة 11 عند المتأخرين



(29) جب موسیٰ علیہ السلام نے دونوں مدتوں میں سے کامل ترین دس سال کی مدت پوری کی اور اپنے گھر والوں کو مدین سے مصر لے کر چلے تو انھوں نے کوہِ طور کے دامن میں آگ دیکھی۔ اپنے گھر والوں سے کہا: تم یہاں ٹھہرو، میں نے آگ دیکھی ہے، ممکن ہے کہ میں وہاں سے تمھارے پاس کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی شعلہ لاؤں جس سے تم آگ جلا لو تاکہ تم سردی سے بچنے کے لیے اسے تاپ لو۔

(30) پھر جب موسیٰ علیہ السلام اس آگ کے پاس پہنچے جو انھوں نے دیکھی تھی تو ان کے رب سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں اس وادی کے دائیں کنارے والی اس جگہ سے آواز دی جس کو اس نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کر کے برکت دی، آواز درخت سے آئی کہ اے موسیٰ! بلاشبہ میں اللہ ہی تمام مخلوقات کا رب ہوں۔

(31) اور حکم دیا کہ اپنی لاٹھی پھینکو۔ موسیٰ علیہ السلام نے فوراً اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں اسے پھینک دیا، پھر جب اسے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح تیزی سے حرکت کر رہی ہے اور ہل جل رہی ہے تو وہ اس سے ڈرتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے اور مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ تب ان کے رب نے انھیں آواز دی: اے موسیٰ! آگے آؤ اور اس سے ڈرو مت۔ بلاشبہ تم ہر طرح سے امن میں ہو، اس سے بھی اور اس کے علاوہ ان چیزوں سے بھی جن سے تم ڈرتے ہو۔

(32) تم اپنا دایاں ہاتھ اپنی قمیص کے گریبان میں گردن کے قریب ڈالو تو وہ بغیر برص کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ ڈالا تو وہ برف کی طرح سفید چمکتا ہوا نکلا۔ (حکم ہوا) اپنا ہاتھ اپنی طرف ملا لو تاکہ تمھارا خوف جاتا رہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اسے اپنے ساتھ ملایا تو ان کا خوف جاتا رہا۔ فرمایا: یہ دونوں مذکورہ معجزے، یعنی لاٹھی اور روشن ہاتھ دو دلیلیں ہیں جو تمھارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجی گئی ہیں۔ بلاشبہ وہ لوگ کفر اور گناہ کر کے اللہ کی اطاعت سے نکل جانے والے ہیں۔

(33) موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے التماس کرتے ہوئے کہا: بلاشبہ میں نے ان کا ایک آدمی مارا ہے۔ اب مجھے خطرہ ہے کہ اگر میں انھیں وہ پیغام پہنچانے گیا جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے تو وہ مجھے اس مقتول کے بدلے میں قتل کر دیں گے۔

(34) میرا بھائی ہارون میری نسبت زیادہ فصاحت سے بات کرتا ہے، لہٰذا اسے میرے ساتھ میرا معاون بنا کر بھیج دے کہ اگر فرعون اور اس کی قوم مجھے جھٹلائے تو وہ میری تائید کرے۔ مجھے خدشہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے جیسے مجھ سے پہلی امتوں کی عادت رہی ہے جن کی طرف رسول بھیجے گئے کہ انھوں نے انھیں جھٹلا دیا۔

(35) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول کرتے ہوئے کہا: اے موسیٰ! ہم تیرے بھائی کو تیرے ساتھ مددگار رسول بنا کر ضرور تیرے ہاتھ مضبوط کریں گے۔ تم دونوں کے لیے غلبہ اور ہماری خاص تائید ہوگی، اس لیے وہ تمھارے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کر سکیں گے جو تمھیں ناگوار گزرے۔ ہماری ان نشانیوں کے باعث جو ہم نے تمھیں دے کر بھیجا ہے، تم اور تمھارے مومن پیروکار ہی غالب آنے والے ہیں۔

**فوائد:** ❀ معاہدوں کی پاسداری اہلِ ایمان کی شان ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنا حقیقت پر مبنی اور ثابت ہے۔

❀ اللہ کی طرف دعوت دینے والے کو مددگار کی ضرورت ہوتی ہے۔

❀ داعی حضرات کے لیے فصاحت و بلاغت کی بڑی اہمیت ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهُم مُّوسَىٰ بِـَٔايَٰتِنَا بَيِّنَٰتٍ قَالُواْ مَا هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ
مُّفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِيٓ ءَابَآئِنَا ٱلْأَوَّلِينَ ﴿٣٦﴾ وَقَالَ
مُوسَىٰ رَبِّيٓ أَعْلَمُ بِمَن جَآءَ بِٱلْهُدَىٰ مِنْ عِندِهِۦ وَمَن تَكُونُ
لَهُۥ عَٰقِبَةُ ٱلدَّارِ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ
يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي فَأَوْقِدْ لِي
يَٰهَٰمَٰنُ عَلَى ٱلطِّينِ فَٱجْعَل لِّي صَرْحًا لَّعَلِّيٓ أَطَّلِعُ إِلَىٰٓ
إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُۥ مِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿٣٨﴾ وَٱسْتَكْبَرَ
هُوَ وَجُنُودُهُۥ فِي ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَظَنُّوٓاْ أَنَّهُمْ إِلَيْنَا
لَا يُرْجَعُونَ ﴿٣٩﴾ فَأَخَذْنَٰهُ وَجُنُودَهُۥ فَنَبَذْنَٰهُمْ فِي ٱلْيَمِّ
فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٤٠﴾ وَجَعَلْنَٰهُمْ أَئِمَّةً
يَدْعُونَ إِلَى ٱلنَّارِ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾
وَأَتْبَعْنَٰهُمْ فِي هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ هُم
مِّنَ ٱلْمَقْبُوحِينَ ﴿٤٢﴾ ع 4 14 7 وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ
مِنۢ بَعْدِ مَآ أَهْلَكْنَا ٱلْقُرُونَ ٱلْأُولَىٰ بَصَآئِرَ
لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٤٣﴾



(36) پھر جب موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس ہماری واضح آیات لے کر آئے تو انھوں نے کہا: یہ تو صرف گھڑا گھڑایا جھوٹ ہے جسے موسیٰ (علیہ السلام) نے خود گھڑ لیا ہے اور ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانے میں کبھی یہ نہیں سنا۔

(37) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: میرا رب تعالیٰ اس حق والے کو خوب جانتا ہے جو اس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا اور اسے بھی جانتا ہے جس کا انجام آخرت میں قابلِ تعریف ہوگا۔ بلاشبہ ظالم اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے نہ اس عذاب سے نجات پائیں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔

(38) فرعون نے اپنی قوم کے سرداروں کو مخاطب کر کے کہا: اے سردارو! میں تو اپنے سوا کسی کو تمھارا معبود نہیں جانتا، لہٰذا اے ہامان! تو میرے لیے مٹی کو آگ پر پکوا۔ جب وہ سخت ہو جائے تو میرے لیے اس کا ایک عالیشان محل بنا۔ ہوسکتا ہے اس پر چڑھ کر میں موسیٰ کے معبود کو دیکھ سکوں۔ یقیناً میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ موسیٰ اپنے اس دعوے میں جھوٹا ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے میرے لیے اور میری قوم کے لیے رسول بن کر آیا ہے۔

(39) فرعون اور اس کے لشکروں نے سرزمین مصر میں ناحق تکبر کیا اور بلاوجہ ہی بڑے بنتے رہے اور انھوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کر دیا۔ وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ قیامت کے دن حساب اور سزا کے لیے وہ ہماری طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔

(40) سو ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا، پھر ہم نے ان کو دریا میں پھینک کر ڈبو دیا حتی کہ وہ سب ہلاک ہو گئے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ غور و فکر کریں کہ ظالموں کا انجام اور خاتمہ کیسے ہوا۔ یقیناً انجام کار وہ ہلاک و تباہ کر دیے گئے۔

(41) ہم نے انھیں سرکشوں اور گمراہوں کا امام و پیشوا بنا دیا جو کفر و گمراہی پھیلا کر آگ کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن عذاب سے نکلنے کے لیے ان کی مدد نہیں کی جائے گی بلکہ بری روایت قائم کرنے اور گمراہی کی طرف دعوت دینے کی وجہ سے انھیں دگنا عذاب دیا جائے گا۔ ان پر ان کے اپنے اعمال کا بھی بوجھ ہوگا اور ان لوگوں کے برے اعمال کا بھی جنھوں نے ان برے اعمال میں ان کی پیروی کی۔

(42) ہم نے دنیا میں ان کی سزا میں اضافہ کرتے ہوئے ان کے پیچھے لعنت اور پھٹکار لگا دی اور قیامت کے دن بھی وہ اللہ کی رحمت سے دور کیے گئے بدحال اور قابلِ مذمت لوگوں میں ہوں گے۔

(43) ہم نے ان سے پہلے لوگوں کی طرف رسول بھیجے تو انھوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلا دیا، پھر ان کے جھٹلانے کی وجہ سے ہم نے انھیں ہلاک کر دیا تو اس کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا کی جس میں لوگوں کو ان کے فائدے کی چیزیں سمجھانے والی باتیں تھیں تاکہ وہ ان پر عمل کریں اور نقصان دینے والی چیزوں کا بیان تھا تاکہ وہ انھیں چھوڑ دیں۔ اس تورات میں ان کے لیے خیر کی راہنمائی تھی اور وہ رحمت تھی کہ اس میں دنیا و آخرت کی بھلائی تھی تاکہ وہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے انعامات سے نصیحت حاصل کریں، اس کا شکر ادا کریں اور اس پر ایمان لائیں۔

**فوائد:** ❀ کمزور اور فضول قسم کے شبہات سے حق کو ٹھکرانا سرکش لوگوں کا طریقہ ہے۔
❀ حق کی پیروی میں تکبر بہت بڑی رکاوٹ ہے۔
❀ تکبر کرنے والوں کو برے انجام تک پہنچانا رب العالمین کا دستور ہے۔
❀ باطل کے بھی کئی پیشوا، امام اور داعی ہیں اور ان کی کئی شکلیں اور صورتیں ہیں۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَى مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا
كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٤٤﴾ وَلَكِنَّا أَنْشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ
الْعُمُرُ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا
وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٤٥﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا
وَلَكِنْ رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أَتَاهُمْ مِنْ نَذِيرٍ
مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْلَا أَنْ تُصِيبَهُمْ
مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ
إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ فَلَمَّا
جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا
أُوتِيَ مُوسَى أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَى مِنْ قَبْلُ
قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ ﴿٤٨﴾
قُلْ فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ هُوَ أَهْدَى مِنْهُمَا أَتَّبِعْهُ
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٩﴾ فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا
يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ
هُدًى مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٠﴾ 5 ع 8 8



(44) اور اے رسول (ﷺ)! آپ اس وقت پہاڑ (طور) کی مغربی جانب موجود نہیں تھے، یہ سمت موسیٰ علیہ السلام کے اعتبار سے ہے، جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف رسول بنا کر بھیجنے کا حتمی فیصلہ کیا۔ آپ اس وقت موجود نہیں تھے کہ آپ کو اس خبر کا علم ہوتا اور آپ اسے لوگوں کے سامنے بیان کرتے۔ آپ جو کچھ انھیں بتا رہے ہیں، وہ اللہ کی اس وحی کے ذریعے سے ہے جو آپ کی طرف کی گئی۔

(45) لیکن موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہم نے بہت سی امتیں اور بے شمار مخلوقات پیدا کیں جن پر لمبی مدتیں گزر گئیں اور وہ اللہ سے کیے ہوئے وعدے بھول گئے۔ نہ آپ اہلِ مدین کے ساتھ رہتے تھے کہ ان کے سامنے ہماری آیتوں کی تلاوت کرتے بلکہ ہم ہی نے آپ کو اپنی طرف سے رسول بنایا اور پھر موسیٰ علیہ السلام کی اور ان کے مدین میں رہنے کی خبر آپ کی طرف وحی کی تو آپ نے اس بات کی خبر لوگوں کو دی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی۔

(46) نہ آپ اس وقت کوہِ طور کے دامن میں تھے جب ہم نے موسیٰ کو آواز دی اور اس کی طرف جو وحی کی سو کی، حتیٰ کہ آپ اس کی خبر دیتے مگر یہ تیرے رب کی لوگوں پر رحمت ہے کہ ہم نے آپ کو بھیجا اور آپ کی طرف یہ خبر وحی کی تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کی طرف آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا رسول نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور آپ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے جو دین لے کر آئے ہیں، وہ اس پر ایمان لائیں۔

(47) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کے کفر اور گناہوں کی وجہ سے ان پر آنے والے عذابِ الٰہی کے موقع پر وہ اپنی طرف رسول نہ آنے کو بطور حجت پیش کرتے ہوئے کہیں گے کہ اے اللہ! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے، ان پر عمل کرتے اور ہم بھی ان لوگوں میں شامل ہوتے جو اپنے رب پر ایمان لانے والے اور اس کے حکم پر عمل کرنے والے تھے تو ہم انھیں جلد سزا دے دیتے مگر ہم نے اسے ان سے اس لیے ٹالا تاکہ ان کی طرف رسول بھیج کر ان کا عذر ختم کر دیں۔

(48) جب قریش کی طرف محمد (رسول اللہ ﷺ) اپنے رب کی طرف سے رسول بن کر آئے تو انھوں نے آپ ﷺ کے بارے میں یہودیوں سے پوچھا، چنانچہ انھوں نے ان کو یہ کٹ حجتی سکھائی اور کہا کہ محمد (رسول اللہ ﷺ) کو موسیٰ (علیہ السلام) کی طرح معجزات کیوں نہیں دیے گئے، جیسے ید بیضا اور عصا، جو اس بات کی دلیل ہوتے کہ وہ اپنے رب کی طرف سے رسول ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان کا رد کرتے ہوئے کہیں: کیا یہود نے اس کے ساتھ کفر نہیں کیا جو اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا تھا اور کافروں نے تورات اور قرآن کے بارے میں کہا: یہ دونوں جادو ہیں جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا: ہم تورات اور قرآن دونوں کا انکار کرتے ہیں۔

(49) اے رسول (ﷺ)! ان لوگوں سے کہیں: تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی ہوئی کوئی کتاب لاؤ جو تورات اور قرآن سے زیادہ ہدایت والی ہو۔ اگر تم وہ لے آؤ تو میں اس کی پیروی کر لوں گا۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ تورات اور قرآن جادو ہے (تو پھر ان سے زیادہ ہدایت والی کتاب لاؤ)۔

(50) پھر اگر قریش تورات اور قرآن سے زیادہ ہدایت والی کتاب لانے کی آپ کی بات قبول نہ کریں تو یقین کر لیں کہ ان دونوں کو وہ کسی دلیل کی بنیاد پر نہیں جھٹلا رہے۔ وہ صرف نفسانی خواہشات کی پیروی ہے۔ اور اس شخص سے بڑا گمراہ کوئی نہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہدایت کے بغیر محض نفسانی خواہش کی پیروی کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو رشد و ہدایت نہیں دیتا جو اللہ کے ساتھ کفر کر کے خود پر ظلم کرنے والی ہے۔

**فوائد:** ❀ رسول اکرم ﷺ سے علم غیب کی نفی، سوائے اس کے جس کی اللہ تعالیٰ آپ کو اطلاع کر دے۔ ❀ لمبا زمانہ گزر جانے پر علم کا مٹ جانا۔

❀ کافروں کو چیلنج دیا گیا ہے کہ وہ اس وحی سے زیادہ ہدایت والی چیز لائیں جو اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی طرف کرتا ہے۔

❀ کافروں کی گمراہی کا سبب نفسانی خواہشات کی پیروی ہے۔ کسی دلیل کی پیروی ان کی گمراہی کا سبب ہرگز نہیں۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥١﴾ الَّذِينَ
آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ
قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿٥٣﴾
أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِذَا سَمِعُوا
اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ﴿٥٥﴾ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ
أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوا إِنْ نَتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ
مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ
كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾
وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۖ فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ
لَمْ تُسْكَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ﴿٥٨﴾ وَ
مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو
عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿٥٩﴾

القصص



(51) اور ہم نے مشرکوں اور بنی اسرائیل کے یہودیوں کو سابقہ امتوں کے قصے مسلسل پہنچائے اور جب انھوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان پر عذاب نازل نہ کیا، اس امید پر کہ شاید وہ ان قصوں سے نصیحت حاصل کریں اور ایمان لے آئیں تاکہ ان پر وہ عذاب نہ آئے جو ان (سے پہلے) لوگوں پر آیا۔

(52) جو لوگ نزولِ قرآن سے پہلے تورات پر ایمان لا کر اس پر ثابت قدم رہے، وہی قرآن پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں قرآن کا تذکرہ اور اس کے اوصاف پاتے ہیں۔

(53) جب ان کے سامنے قرآن کی قراءت کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے۔ بلاشبہ یہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک نہیں، جو ہمارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ بلاشبہ ہم اس قرآن سے پہلے بھی مسلمان تھے کیونکہ ہمارا اس پر ایمان تھا جو آپ ﷺ سے پہلے رسول لائے۔

(54) مذکورہ بالا صفات والے لوگوں کو اپنی کتاب پر ایمان لا کر اس پر کاربند رہنے اور پھر محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت آپ پر ایمان لانے کے سبب اللہ تعالیٰ ان کے عملوں کا ثواب دو مرتبہ دے گا۔ وہ اپنے نیک اعمال کی اچھائی سے اپنے کیے ہوئے گناہ دور کرتے ہیں اور ہم نے جو رزق انھیں دیا ہے، وہ اس میں سے خیر اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔

(55) جب یہ اہلِ کتاب میں سے ایمان والے کوئی بے ہودہ بات سنتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہ دیتے ہوئے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور وہ ایسی بات کرنے والوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں: ہمارے لیے ہمارے عملوں کی جزا ہے اور تمھارے لیے تمھارے اعمال کا بدلہ۔ تم ہماری طرف سے گالیوں اور تکلیفوں سے محفوظ ہو اور ہم جاہلوں کی رفاقت اور ان کا ساتھ نہیں چاہتے کیونکہ اس میں دین و دنیا کا نقصان اور اذیت ہے۔

(56) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ جسے چاہیں، ہدایت نہیں دے سکتے کہ اسے ایمان کی توفیق دیں، جیسے سردار ابوطالب وغیرہ، بلکہ اکیلا اللہ ہی جسے چاہے، ہدایت کی توفیق عطا کرتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ اس کے پیشگی علم کے مطابق سیدھی راہ کی طرف ہدایت پانے والا کون ہے۔

(57) مکہ کے مشرکوں نے اسلام کی پیروی کرنے اور اس پر ایمان لانے سے معذرت کرتے ہوئے کہا: آپ جو اسلام لائے ہیں اگر ہم اس کی پیروی کرلیں تو ہمارے دشمن بہت جلد ہمیں ہماری سرزمین سے اچک لیں گے۔ کیا ہم نے ان مشرکوں کو ایسے حرم میں جگہ نہیں دی جس میں خون بہانا اور ظلم کرنا حرام ہے جہاں وہ دوسروں کے حملوں اور ان کی لوٹ کھسوٹ سے امن میں رہتے ہیں اور ہر طرح کے پھل اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں؟ یہ ہمارا رزق ہے جو ہم ان کی طرف لاتے ہیں لیکن ان کی اکثریت اپنے اوپر اللہ کے انعامات کو جانتی ہی نہیں کہ وہ ان پر اس کا شکر ادا کرے۔ (58) کتنی ہی بستیاں ایسی ہیں جنھوں نے اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کی اور گناہوں اور نافرمانیوں میں حد سے بڑھ گئیں تو ہم نے ان پر عذاب نازل کر کے انھیں ہلاک کر دیا۔ ان کی رہائش گاہیں ویران پڑی ہیں جہاں سے لوگ گزرتے ہیں جن میں سے بہت تھوڑی بستیوں کو ان کے باسیوں کے بعد چند راہ گزر مسافروں کے سوا کسی نے آباد نہیں کیا، بالآخر ہم ہی وارث بننے والے ہیں جو آسمانوں، زمین اور ان میں موجود ہر چیز کے وارث ہوں گے۔ (59) اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب بستیوں (والوں) کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک ان میں سے کسی بڑی بستی میں اپنا کوئی رسول نہ بھیج دے جیسا کہ آپ کو ام القریٰ یعنی مکہ مکرمہ میں بھیجا۔ ہم بستیوں کے باشندوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتے جب تک وہ حق پر قائم رہیں۔ ہم تو انھیں صرف تب ہلاک کرتے ہیں جب وہ کفر اور گناہ کر کے ظلم کرنے والے ہوں۔

**فوائد:** ❀ اہلِ کتاب میں جو لوگ اللہ کے نبی محمد ﷺ پر ایمان لائے، ان کی فضیلت کا بیان اور یہ کہ ان کے لیے دہرا اجر ہے۔ ❀ ہدایت کی توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ یہ اختیار رسولوں وغیرہ کو نہیں ہے۔ ❀ حق کی پیروی امن کا باعث ہے، نہ کہ خوف کا سبب جیسا کہ مشرکوں کا دعویٰ ہے۔

❀ فرد اور معاشرے کے لیے خوشحالی اور مالداری نہایت خطرناک ہے۔

❀ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وہ لوگوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک ان کی طرف رسول بھیج کر ان پر حجت قائم نہ کر دے۔

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا
عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۶۰ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا 6 ع 10 9
حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝۶۱ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ
شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۶۲ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ
الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ
اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝۶۳ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَاۗءَكُمْ
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ
كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ۝۶۴ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ
الْمُرْسَلِيْنَ ۝۶۵ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَاۗءُ يَوْمَىِٕذٍ فَهُمْ لَا
يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝۶۶ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ
يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۝۶۷ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ وَيَخْتَارُ ۭ مَا
كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۶۸ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ
مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝۶۹ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ
الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۷۰



جب مشرکوں نے حق کی پیروی نہ کرنے کا یہ عذر پیش کیا کہ اس طرح انھیں جنگ کی مشکلات اٹھانا پڑیں گی اور تجارت ختم ہونے کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں جواب دیتے ہوئے فرمایا:

60 تمھارے رب نے تمھیں جو کچھ دیا ہے، وہ تو بس اتنا ہے کہ تم دنیا کی زندگی میں اس سے فائدہ اٹھاتے اور اس سے زیب و زینت حاصل کرتے ہو، پھر وہ ختم ہو جاتا ہے اور اللہ کے ہاں آخرت میں جو عظیم ثواب ہے، وہ دنیا کے اس معمولی ساز و سامان اور زیب و زینت سے بہت بہتر اور دیر پا ہے۔ کیا تم یہ بات سمجھتے نہیں کہ جو باقی رہنے والا ہے، اسے فنا اور ختم ہو جانے والے پر ترجیح دے سکو؟

61 کیا وہ شخص جس سے ہم نے آخرت میں جنت اور اس کی دائمی نعمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن تک یہ لازمی طور پر پہنچ کر رہے گا، اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیاوی زندگی میں فائدہ اٹھانے کے لیے مال اور زیب و زینت دی، پھر آخر کار وہ قیامت کے دن جہنم کی طرف حاضر کیے جانے والے لوگوں میں سے ہوگا؟

62 جس دن ان کا پاک پروردگار یہ کہتے ہوئے انھیں آواز دے گا: میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کی تم میرے سوا عبادت کرتے تھے اور یہ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ میرے شریک ہیں؟

63 کفر کی طرف بلانے والے جن لوگوں پر عذاب واجب ہو چکا ہوگا، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! یہی ہیں وہ لوگ جنھیں ہم نے گمراہ کیا۔ ہم نے انھیں اسی طرح گمراہ کیا جیسا کہ ہم خود گمراہ تھے۔ ہم تیری بارگاہ میں ان سے الگ تھلگ ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ دراصل یہ شیطانوں کی عبادت کرتے تھے۔

64 ان سے کہا جائے گا: بلاؤ اب اپنے ان شریکوں کو کہ وہ تمھیں اس ذلت سے بچائیں جس کا تمھیں سامنا ہے، تو وہ اپنے شریکوں کو بلائیں گے مگر وہ ان کی پکار کا جواب نہیں دیں گے۔ وہ اپنے لیے تیار کیا گیا عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے تو خواہش کریں گے کہ کاش! انھوں نے دنیا میں حق کی راہ پکڑی ہوتی۔

65 جس دن ان کا رب انھیں بلا کر ان سے پوچھے گا: جن رسولوں کو میں نے تمھاری طرف بھیجا تھا، تم نے انھیں کیا جواب دیا تھا؟

66 اس دن ان سے ساری دلیلیں گم ہو جائیں گی اور انھیں کچھ یاد نہ رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے سے کچھ سوال کریں گے کیونکہ اس دن وہ ہولناک صدمے کی لپیٹ میں ہوں گے، کیونکہ انھیں یقین ہو چکا ہوگا کہ وہ (جہنم کے) عذاب میں گرفتار ہونے والے ہیں۔

67 ہاں، ان مشرکوں میں سے جس نے اپنے کفر سے توبہ کر لی اور اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے تو وہ یقینی طور پر اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا اور جس عذاب کا اسے ڈر ہے، اس سے نجات پا جائے گا۔

68 اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب جو پیدا کرنا چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے اور جسے چاہے، اپنی نبوت و اطاعت کے لیے چُن لیتا ہے۔ مشرکوں کو اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ پاک اور بلند تر ہے ان شریکوں سے جن کی وہ اللہ کے ساتھ عبادت کرتے ہیں۔

69 آپ کا رب اسے بھی جانتا ہے جسے ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جسے وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ انھیں ضرور اس کی جزا اور بدلہ دے گا۔

70 وہی اللہ پاک ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اسی اکیلے کی تعریف ہے دنیا میں اور آخرت میں بھی اسی کی تعریف ہوگی۔ اسی کا فیصلہ نافذ ہونے والا ہے جسے کوئی رد کرنے والا نہیں۔ قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے تم اسی اکیلے کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

**فوائد:** ❀ عقل مند وہ ہے جو ہمیشہ باقی رہنے والی چیز کو فنا اور ختم ہو جانے والی پر ترجیح دیتا ہے۔ ❀ توبہ اپنے سے پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ ❀ چُن لینے کا اختیار اللہ کے پاس ہے نہ کہ اس کے بندوں کے پاس، اس لیے بندوں کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے علم نے بندوں کے ظاہری اور چھپے اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا
تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا
فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَيَوْمَ
يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾
وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
7 ع 15 10 فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ ع
اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ
مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ ۚ ق
اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾
وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ
مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ
الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۷﴾



71 اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کے لیے رات ہی رات بنا دے جو قیامت تک ختم نہ ہو، تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمھارے لیے دن کی روشنی جیسی روشنی لائے؟ کیا تم یہ دلائل نہیں سنتے اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تمھارے پاس یہ روشنی لا سکے؟

72 اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت تک دن ہی دن رکھے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمھارے پاس رات لائے کہ دن بھر کے کام کی مشقت سے راحت پانے کے لیے تم اس میں آرام کر سکو؟ کیا تم ان آیات کو دیکھتے نہیں اور یہ جانتے نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یہ سب کچھ تمھارے پاس لا سکے؟

73 اے لوگو! یہ بھی اس پاک ذات کی رحمت ہے کہ اس نے تمھارے لیے رات کو تاریک بنایا تاکہ دن بھر کام کی تھکاوٹ کے بعد تم اس میں آرام کرو اور اس نے دن کو تمھارے لیے روشن بنایا تاکہ تم اس میں حصولِ رزق کی کوشش کرو تاکہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کی قدر کرو اور ان کی ناقدری نہ کرو۔

74 جس دن ان کا رب سبحانہ وتعالیٰ انھیں پکار کر کہے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کی تم میرے سوا عبادت کرتے تھے اور دعویٰ کرتے تھے کہ وہ میرے شریک ہیں؟

75 ہم ہر امت سے اس کا نبی حاضر کریں گے جو اس امت کے کفر اور حق کو جھٹلانے کے بارے میں گواہی دے گا اور ہم ان امتوں میں سے جھٹلانے والوں کو کہیں گے: جس کفر اور حق کو جھٹلانے پر تم اڑے ہوئے تھے، اس کے دلائل اور ثبوت پیش کرو تو ان کی ساری دلیلیں ختم ہو جائیں گی اور انھیں یقین ہو جائے گا کہ حق، جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، صرف اللہ کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کے جو شریک وہ گھڑتے تھے، وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ فرعون اپنے اقتدار کی وجہ سے زمین میں سرکش ہوا، وہیں یہ بات بھی ذکر کی کہ قارون کی سرکشی کا سبب اس کا مال تھا، چنانچہ فرمایا:

76 بلاشبہ قارون، موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا مگر اس نے ان پر تکبر کیا اور انھیں حقیر سمجھا۔ ہم نے اسے مال کے بے پناہ خزانے دے رکھے تھے حتیٰ کہ ان خزانوں کی چابیاں اتنی بھاری تھیں کہ لوگوں کی مضبوط جماعت انھیں مشکل سے اٹھاتی تھی۔ جب اس سے اس کی قوم نے کہا: اترا مت! اللہ تعالیٰ اترانے اور غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ ان سے نفرت کرتا ہے اور اس پر انھیں سزا دے گا۔

77 اللہ تعالیٰ نے جو اموال تجھے دیے ہیں، ان کے ذریعے سے آخرت کا ثواب تلاش کر کہ انھیں خیر کے کاموں میں خرچ کر اور کھانے پینے اور لباس وغیرہ کی صورت میں جو دنیاوی نعمتیں ہیں، ان میں بھی اپنا حصہ نہ بھول، لیکن ان میں فضول خرچی ہو نہ تکبر۔ تو اپنے رب کے ساتھ اور اس کے بندوں کے ساتھ اپنا معاملہ اچھا اور عمدہ رکھ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔ تو گناہوں کا ارتکاب کر کے اور اطاعت کے کام چھوڑ کر زمین میں فساد پھیلانے کا خواہش مند نہ بن۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس طرح زمین میں فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ ان سے نفرت کرتا ہے۔

**فوائد:** ❀ دن اور رات کا بدل بدل کر آنا اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں میں سے ہے جن پر اس کا شکر ادا کرنا فرض ہے۔
❀ سرکشی جس طرح اقتدار اور بادشاہت کے ساتھ ہوتی ہے، اسی طرح اس کا ایک سبب مال بھی ہے۔
❀ خوشی کے موقع پر اترانا اور غرور کرنا ایسا گناہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوتا ہے۔
❀ جس کے بارے میں ڈر ہو کہ وہ کسی فتنے کا شکار ہو جائے گا، اس کی خیر خواہی کرنا ضروری ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ زمین میں فساد پھیلانے والوں کا دشمن ہے۔

قَالَ إِنَّمَآ أُوتِيتُهُۥ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِيٓ ۚ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ قَدْ
أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِۦ مِنَ ٱلْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ
جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْـَٔلُ عَن ذُنُوبِهِمُ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿٧٨﴾ فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِۦ
فِى زِينَتِهِۦ ۖ قَالَ ٱلَّذِينَ يُرِيدُونَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا يَٰلَيْتَ لَنَا
مِثْلَ مَآ أُوتِىَ قَٰرُونُ إِنَّهُۥ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٧٩﴾ وَقَالَ ٱلَّذِينَ
أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ ٱللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ ءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا ۚ
وَلَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ٱلصَّٰبِرُونَ ﴿٨٠﴾ فَخَسَفْنَا بِهِۦ وَبِدَارِهِ ٱلْأَرْضَ فَمَا
كَانَ لَهُۥ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ
ٱلْمُنتَصِرِينَ ﴿٨١﴾ وَأَصْبَحَ ٱلَّذِينَ تَمَنَّوْا۟ مَكَانَهُۥ بِٱلْأَمْسِ يَقُولُونَ
وَيْكَأَنَّ ٱللَّهَ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ وَيَقْدِرُ ۖ
لَوْلَآ أَن مَّنَّ ٱللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ
ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿٨٢﴾ تِلْكَ ٱلدَّارُ ٱلْءَاخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا (8 ع 11)
يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَٱلْعَٰقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٨٣﴾
مَن جَآءَ بِٱلْحَسَنَةِ فَلَهُۥ خَيْرٌ مِّنْهَا ۖ وَمَن جَآءَ بِٱلسَّيِّئَةِ فَلَا
يُجْزَى ٱلَّذِينَ عَمِلُوا۟ ٱلسَّيِّـَٔاتِ إِلَّا مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿٨٤﴾



(78) قارون نے کہا: یہ سب مال مجھے میرے علم اور قوت کی بنیاد ہی پر دیے گئے ہیں اور میں ان کا حقدار ہوں۔ کیا قارون کو یہ پتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلی امتوں میں سے انھیں بھی ہلاک کر دیا جو مال و دولت، قوت اور جمع پونجی میں اس سے بھی بڑھ کر تھے؟! پھر ان کی قوت ان کے کام آئی نہ ان کے مالوں نے انھیں فائدہ پہنچایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجرموں سے ان کے گناہوں کے متعلق پوچھے گا بھی نہیں کیونکہ اسے ان کا اچھی طرح علم ہے۔ ان سے پوچھنا محض ڈانٹ ڈپٹ اور ملامت کرنے کے لیے ہوگا۔

(79) پھر قارون اپنی شان و شوکت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی پوری زیب و زینت کے ساتھ نکلا تو اس کے ساتھیوں میں سے جو دنیاوی زندگی کی زیب و زینت کے متوالے تھے، کہنے لگے: اے کاش! ہمیں بھی قارون کی طرح دنیاوی زینت و آرائش مل جاتی۔ قارون تو کتنے نصیب والا اور قسمت کا دھنی ہے۔

(80) اور جن لوگوں کو علم سے نوازا گیا تھا، انھوں نے جب قارون کو پورے ٹھاٹھ باٹھ میں دیکھا اور اس کے ساتھیوں کی خواہش سنی تو کہا: تم پر افسوس! آخرت میں اللہ کا ثواب اور جو نعمتیں اس نے ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والے کے لیے تیار کر رکھی ہیں، وہ اس دنیاوی ٹھاٹھ باٹھ سے جو قارون کو ملا ہے، بہت بہتر ہیں۔ یہ بات کہنے اور اس کے تقاضوں پر عمل کرنے کی توفیق صرف ان صبر کرنے والوں کو ملتی ہے جو دنیا کے ختم ہونے والے مال و متاع پر اس ثواب کو ترجیح دینے پر ڈٹے رہتے ہیں جو اللہ کے ہاں ہے۔

(81) آخر کار ہم نے اس سے اس کی سرکشی کا بدلہ لینے کے لیے اسے اس کے محل اور اس میں موجود ساز و سامان سمیت زمین میں دھنسا دیا اور اللہ کے مقابلے میں کوئی جماعت اس کی مدد کے لیے موجود نہ تھی اور نہ وہ خود اپنے آپ کو بچانے والوں میں سے ہو سکا۔

(82) جو لوگ اس کے دھنسنے سے پہلے کل تک اس جیسے مال اور ٹھاٹھ باٹھ کی خواہش کر رہے تھے، آج حسرت کرتے ہوئے اور عبرت لیتے ہوئے کہہ رہے تھے: کیا ہمیں علم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے، کھلا کرتا ہے اور ان میں سے جس کی روزی چاہتا ہے، تنگ کر دیتا ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل نہ ہوتا کہ اس نے ہمیں ہماری بات کہنے پر سزا نہیں دی، تو یقیناً ہمیں بھی قارون کی طرح زمین میں دھنسا دیتا۔ بلاشبہ کافر کبھی کامیاب نہیں ہوتے، نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں، بلکہ دونوں جہانوں میں ان کا انجام ناکامی ہی ہے۔

(83) وہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے ہی عزت و تکریم اور نعمتوں سے بھرپور بناتے ہیں جو زمین میں حق پر ایمان لانے اور اس کی پیروی کرنے سے تکبر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے اور نہ اس میں فساد کی چاہت رکھتے ہیں۔ جنت کی نعمتوں اور اس میں ملنے والی اللہ کی خوشنودی کی صورت میں قابلِ تعریف انجام تو ان کا ہے جو اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے ہیں۔

(84) جو شخص قیامت کے دن نماز، زکاۃ اور روزوں وغیرہ کی صورت میں نیکیاں لے کر آیا تو اس کے لیے ان نیکیوں سے بہتر جزا ہوگی، اس طرح کہ ایک نیکی کا بدلہ اس کے لیے دس گنا ہوگا اور جو قیامت کے دن کفر، سود اور زنا وغیرہ جیسی برائیاں لے کر آیا تو ان برائیاں کرنے والوں کو ان کے عمل کے مطابق بغیر کسی زیادتی کے بدلہ دیا جائے گا۔

**فوائد:** ❀ انسان میں جو بھی خیر اور بھلائی ہے اور اسے جو بھی نعمتیں میسر ہیں، ان سب کو پیدا کرنے اور مقدر کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

❀ اہلِ علم ہی حکمت و دانائی والے اور فتنوں سے نجات پانے والے ہیں کیونکہ علم انسان کی صحیح سمت کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

❀ زمین میں اونچائی، بڑائی، تکبر اور فساد پھیلانے کا انجام سراسر ہلاکت اور گھاٹا ہے۔

❀ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت اور اس کا عدل ہے کہ وہ مومن کے لیے نیکیاں کئی گنا بڑھا دیتا ہے اور کافر کے لیے اس کی برائیاں نہیں بڑھاتا۔

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ
قُل رَّبِّي أَعْلَمُ مَن جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ
مُّبِينٍ ﴿٨٥﴾ وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ
إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ ﴿٨٦﴾
وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ ۖ
وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَا تَدْعُ
مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۘ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا
وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٨﴾

وقف لازم — ع 9 6 12 — الثلثة

## سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَسِتُّونَ آيَةً وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الم ﴿١﴾ أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا
يُفْتَنُونَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ
الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ﴿٣﴾ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ
يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَن يَسْبِقُونَا ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٤﴾ مَن كَانَ
يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٥﴾



(85) بلاشبہ جس نے آپ پر قرآن نازل کیا اور اس کی تبلیغ اور اس پر عمل کرنا آپ پر فرض کیا، وہ ضرور آپ کو فاتح بنا کر مکہ کی طرف لوٹائے گا۔ اے رسول (ﷺ)! مشرکوں سے کہہ دیں: میرا رب اسے بخوبی جانتا ہے جو ہدایت لایا ہے اور اسے بھی جو ہدایت اور حق سے (دور) کھلی گمراہی میں ہے۔

(86) اے رسول (ﷺ)! آپ کو رسول بننے سے پہلے کبھی امید بھی نہ تھی کہ آپ پر اللہ کی طرف سے قرآن کی وحی آئے گی لیکن یہ اس پاک ذات کی رحمت کا تقاضا تھا کہ وہ آپ پر اسے نازل کرے، لہٰذا کافر جس گمراہی میں ہیں، آپ اس میں ان کی مدد ہرگز نہ کریں۔

(87) یہ مشرک آپ کو اللہ کی آیتوں سے، جبکہ وہ آپ پر نازل ہوچکیں، ہرگز نہ پھیر دیں کہ آپ ان کی تلاوت اور تبلیغ چھوڑ بیٹھیں۔ آپ لوگوں کو اللہ پر ایمان لانے، اس کی توحید اور اس کی شریعت پر عمل کرنے کی دعوت دیتے رہیں اور ان مشرکوں میں سے ہرگز نہ ہوں جو اللہ کے ساتھ ساتھ دوسروں کی عبادت کرتے ہیں، بلکہ ان توحید پرستوں میں رہیں جو اکیلے اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔

(88) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہ کرنا کیونکہ اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اس پاک ذات کے چہرے کے۔ اسی اکیلے کے لیے فرماں روائی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے، فیصلہ کرتا ہے۔ قیامت کے دن حساب اور جزا کے لیے تم اسی اکیلے کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

سورۂ عنکبوت مکی ہے

**سورت کے بعض مقاصد:** ابتلاء وآزمائش اور فتنوں کے وقت صبر واستقامت کا حکم دیا گیا ہے اور اس کا اچھا انجام بیان کیا گیا ہے۔

**تفسیر:** (1) ﴿الٓمّٓ﴾ اس طرح کے حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

(2) کیا لوگوں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ وہ صرف یہ کہنے پر کہ "ہم اللہ پر ایمان لے آئے" چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کے اس قول کی حقیقت کا امتحان نہیں ہوگا کہ کیا وہ سچے مومن ہیں؟ معاملہ اس طرح نہیں جیسے انھوں نے گمان کیا ہے۔

(3) یقیناً ہم نے ان سے پہلے لوگوں کا امتحان لیا تھا اور یقیناً اللہ انھیں بھی ظاہر کر کے جان لے گا، اور تمھارے لیے واضح کردے گا ان کی سچائی کو جو ان میں سے اپنے ایمان میں سچے ہیں اور ان کے جھوٹ کو جو ایمان میں جھوٹے ہیں۔

(4) بلکہ کیا جو لوگ شرک وغیرہ جیسے گناہ کر رہے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیں بے بس کر دیں گے اور ہماری سزا سے بچ نکلیں گے؟ ان کا یہ فیصلہ نہایت بُرا ہے جو انھوں نے کیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کبھی عاجز نہیں کر سکتے اور اگر وہ اپنے کفر پر مرے تو اس کی سزا سے بچ نہیں سکتے۔

(5) جو کوئی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تاکہ وہ اسے ثواب دے، اسے یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جو وقت مقرر کیا ہے، وہ بہت جلد آنے والا ہے اور وہی اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا اور ان کے افعال اچھی طرح جاننے والا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں ہوگی اور وہ ضرور ان پر انھیں بدلہ دے گا۔

**فوائد:** ❀ گمراہ لوگوں کی مدد کرنے کی ممانعت ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی توحید پر کاربند رہنے اور شرک سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

❀ ایمان والوں کی آزمائش اور امتحان دستورِ الٰہی ہے۔

وَمَنْ جٰهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ
الْعٰلَمِيْنَ ۝٦ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٧
وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ
لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ
مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝٩ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ
فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ
لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ
الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ
الْمُنٰفِقِيْنَ ۝١١ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا
سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ
مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝١٢ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ
اَثْقَالِهِمْ ۫ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝١٣ ع 1 13 13



(6) جس نے اپنے نفس کو اطاعت پر لگانے اور گناہ سے دور رکھنے پر آمادہ کرنے کی بھرپور کوشش کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو وہ اپنے ہی لیے کوشش کرتا ہے کیونکہ اس کا فائدہ اسی کی طرف لوٹنے والا ہے۔ اللہ تو تمام مخلوقات سے بے نیاز ہے۔ ان کی اطاعت سے اس کی شان بڑھتی ہے نہ ان کی نافرمانی سے اس کی شان میں کوئی کمی ہوتی ہے۔

(7) جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہماری طرف سے آنے والی آزمائشوں پر صبر کیا، نیز انھوں نے نیک عمل کیے تو ہم ان کے نیک اعمال کے ساتھ ضرور ان کے گناہ مٹا دیں گے اور آخرت میں ضرور انھیں ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

(8) ہم نے ہر انسان کو تاکید کی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی اور حسنِ سلوک کرے۔ اے انسان! اگر تیرے والدین کوشش کریں کہ تو اسے میرے ساتھ شریک ٹھہرائے جس کے شریک ٹھہرانے کا تجھے علم نہیں، جیسا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی ماں کی طرف سے ہوا، تو اس معاملے میں ان کی بات نہیں ماننی کیونکہ مخلوق کی ایسی اطاعت جائز نہیں جس سے خالق کی نافرمانی ہوتی ہو۔ قیامت کے دن تم سب کو میری طرف لوٹنا ہے، پھر میں تمھیں بتاؤں گا جو دنیا میں تم عمل کرتے تھے اور ان کی جزا بھی تمھیں دوں گا۔

(9) جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے تو ہم قیامت کے دن ضرور انھیں نیک لوگوں میں شامل کریں گے اور آخرت میں انھی کے ساتھ ان کو اٹھائیں گے اور انھی جیسا ثواب اور بدلہ دیں گے۔

(10) بعض لوگ کہتے ہیں: ہم اللہ پر ایمان لائے، پھر جب کافر انھیں ان کے ایمان کی بدولت تکلیف پہنچاتے ہیں تو وہ ان کے اس عذاب کو اللہ کے عذاب جیسا قرار دیتے ہیں اور کافروں کے ساتھی بن کر ایمان سے مرتد ہو جاتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کو اپنے رب کی مدد حاصل ہو جائے تو وہ ضرور پکار اٹھیں گے: اے مومنو! ہم تو یقیناً ایمان پر تمھارے ساتھ تھے۔ کیا لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے، اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف نہیں؟ ان کے دلوں میں موجود کفر اور ایمان اللہ سے چھپا ہوا نہیں۔ وہ اللہ کو اپنے دلوں کی بات کی کیا خبر دیں گے، حالانکہ وہ تو خود ان سے زیادہ جانتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیا ہے؟

(11) یقیناً اللہ تعالیٰ سچے مومنوں کو بھی اچھی طرح جانچ لے گا اور منافقوں کو بھی جان لے گا جو اپنے آپ کو ایمان والے ظاہر کرتے اور دلوں میں کفر چھپاتے ہیں۔

(12) کافروں نے اکیلے اللہ پر ایمان لانے والوں سے کہا: تم ہمارے دین اور ہماری راہ کی پیروی کرلو، تمھارے گناہ ہم اٹھالیں گے اور ان کی جو سزا ہوگی وہ تمھارے بجائے ہم بھگتیں گے، حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی اٹھانے والے نہیں اور بلاشبہ وہ اپنی اس بات میں سراسر جھوٹے ہیں۔

جب اس بات کی نفی کی گئی کہ وہ دوسروں کے گناہ نہیں اٹھائیں گے تو اس سے یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ جو کافر اپنی گمراہی کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں، وہ اس دعوت کے سبب کسی زائد گناہ کے مرتکب نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل فرمان سے اس ابہام کو دور کر دیا:

(13) باطل کی طرف دعوت دینے والے یہ مشرک یقیناً اپنے گناہ بھی اٹھائیں گے جو انھوں نے کیے اور ساتھ ان لوگوں کے گناہ بھی ضرور اٹھائیں گے جنھوں نے ان کی دعوت کی پیروی کی، تاہم ان کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ قیامت کے دن ان ساری جھوٹی باتوں کے بارے میں ان سے ضرور پوچھا جائے گا جو وہ دنیا میں گھڑتے تھے۔

**فوائد:** ❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اطاعت سے بے نیاز ہے۔ ❀ نیک اعمال کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے۔
❀ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کے واجب ہونے کی تاکید کی گئی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ پر ایمان کا تقاضا ہے کہ اس کی راہ میں آنے والی تکلیفوں پر صبر کیا جائے۔
❀ جس نے کوئی برا طریقہ جاری کیا تو اس کے ذمے اس کے اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کے گناہ بھی ہوں گے جنھوں نے اس پر عمل کیا، اس طرح کہ ان پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ
اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾
فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾
وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا
عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ
قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ
فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ
النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ ۚ
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾



(14) ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا تو وہ نو سو پچاس سال ان میں رہے اور انھیں اللہ کی توحید کی طرف بلاتے رہے مگر انھوں نے انھیں جھٹلایا اور اپنے کفر پر اڑے رہے، پھر انھیں طوفان نے آ پکڑا جبکہ وہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے ظالم تھے، چنانچہ وہ سب پانی میں ڈوب کر ہلاک کیے گئے۔

(15) پھر ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھ کشتی میں سوار اہل ایمان کو ڈوب کر ہلاک ہونے سے بچا لیا اور ہم نے اس کشتی کو لوگوں کے لیے عبرت بنا دیا جس سے وہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

(16) اے رسول (ﷺ)! ابراہیم علیہ السلام کا قصہ ذکر کریں جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: تم اکیلے اللہ کی عبادت کرو اور اس کے حکم مان کر اور منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس کی سزا سے ڈرو۔ یہ حکم جو تمھیں دیا جا رہا ہے، تمھارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم اسے جان لو۔

(17) اے مشرکو! تم تو بس بتوں کی عبادت کرتے ہو جو نہ نفع دیتے ہیں نہ نقصان۔ تم انھیں عبادت کا حقدار سمجھ کر جھوٹ گھڑتے ہو۔ بلاشبہ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، وہ تمھاری روزی کے مالک نہیں کہ تمھیں روزی دے سکیں، لہٰذا اللہ ہی سے روزیاں مانگو کیونکہ وہی بہت زیادہ رزق دینے والا ہے۔ اسی اکیلے کی عبادت کرو اور رزق کی صورت میں اس نے تم پر جو انعامات کیے ہیں، ان پر اس کا شکر ادا کرو۔ تمھیں حساب اور جزا کے لیے قیامت کے دن اسی اکیلے کی طرف لوٹایا جائے گا، تمھارے بتوں کی طرف نہیں۔

(18) اے مشرکو! اگر تم اسے جھٹلاؤ جو محمد (رسول اللہ ﷺ) لائے ہیں تو تم سے پہلی امتوں نے بھی جھٹلایا تھا، جیسے: قومِ نوح، عاد اور ثمود۔ رسول کے ذمے تو صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے اور اس کے رب نے اسے جو کچھ تمھیں پہنچانے کا حکم دیا ہے، اس نے یقیناً وہ تمھیں پہنچا دیا ہے۔

(19) کیا ان جھٹلانے والوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پہلی بار مخلوق کس طرح پیدا کرتا ہے، پھر اسے فنا کرنے کے بعد اس کا اعادہ کرے گا؟ بلاشبہ یہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔ وہ قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(20) اے رسول (ﷺ)! ان دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والوں سے کہیں: زمین میں چلو پھرو اور غور و فکر کرو کہ اللہ نے کس طرح ابتدا میں انسان کو پیدا کیا، پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی موت کے بعد اٹھانے اور حساب لینے کے لیے دوبارہ زندگی عطا کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، اس لیے جس طرح وہ لوگوں کو پہلی بار پیدا کرنے سے عاجز نہیں، اسی طرح لوگوں کو دوبارہ اٹھانے سے بھی عاجز نہیں۔

(21) وہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے، اپنے عدل و انصاف سے عذاب دے اور اپنی مخلوق میں سے جس پر چاہے، اپنے فضل و کرم سے رحم کرے اور تم قیامت کے دن حساب کتاب کے لیے اسی اکیلے ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے جب وہ حساب کتاب کے لیے تمھیں زندہ کر کے تمھاری قبروں سے اٹھائے گا۔

**فوائد:** ❀ بت روزی کے مالک نہیں ہیں، اس لیے وہ عبادت کے حق دار بھی نہیں۔
❀ رزق صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے جو رزق کا مالک ہے۔
❀ مخلوق کی ابتدا دوبارہ اٹھائے جانے کی دلیل ہے۔

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۫ وَمَا
لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَالَّذِيْنَ 2 ع 14
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ
وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ
اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ
مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ وقف لازم
اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ
وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾



(22) تم اپنے رب سے چھوٹ جانے والے ہو نہ اس کی سزا سے بچ کر زمین و آسمان میں کہیں جا سکتے ہو۔ اللہ کے سوا تمھارا کوئی کارساز نہیں جو تمھارے معاملے کا والی ہو اور نہ اللہ کے سوا تمھارا کوئی مددگار ہے جو تم سے اس کا عذاب دور کر دے۔

(23) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا اور قیامت کے دن اس کی ملاقات کے منکر ہوئے، وہی لوگ میری رحمت سے ناامید ہو چکے ہیں، لہٰذا وہ اپنے کفر کی وجہ سے کبھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے جو آخرت میں ان کا انتظار کر رہا ہے۔

(24) جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو اکیلے اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے سوا بتوں کی عبادت چھوڑنے کا حکم دیا تو ان کا جواب بس یہی تھا کہ اپنے معبودوں کا بدلہ لینے کی خاطر اسے قتل کر دو یا آگ میں ڈال دو۔ آخر اللہ تعالیٰ نے انھیں آگ سے بچا لیا۔ بلاشبہ آگ میں ڈالے جانے کے بعد ابراہیم علیہ السلام کو اس سے بچانے میں ایمان لانے والوں کے لیے یقیناً بہت سی عبرتیں ہیں کیونکہ وہی عبرتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(25) ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: بلاشبہ تم نے جن بتوں کو معبود بنایا ہے، ان کی عبادت تم صرف اس لیے کرتے ہو کہ دنیا کی زندگی میں تمھارے آپس کے تعارف اور تمھاری محبت اور دوستی کا انحصار ان کی عبادت پر ہے، پھر قیامت کے دن تمھاری یہ آپس کی دوستی ٹوٹ جائے گی اور عذاب دیکھ کر تم ایک دوسرے سے براءت (الگ تھلگ ہونے) کا اظہار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے۔ تمھارا ٹھکانا جس کی طرف تم لوٹو گے، آگ ہے۔ تمھارے کوئی مددگار نہ ہوں گے جو تمھیں اللہ کے عذاب سے بچا سکیں، نہ تمھارے بت جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے اور نہ ان کے علاوہ کوئی دوسرا۔

(26) سو لوط علیہ السلام ان پر ایمان لائے اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میں اپنے رب کے لیے شام (فلسطین) کی مبارک سرزمین کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں، بلاشبہ وہ ایسا غالب ہے جو کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور اس کی طرف ہجرت کرنے والا کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ وہ اپنی تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(27) اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق اور ان کا بیٹا یعقوب عطا فرمایا اور ہم نے نبوت اور اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی کتابیں انھی کی اولاد میں خاص کر دیں۔ ہم نے انھیں حق پر ڈٹ جانے کا بدلہ دنیا میں یہ دیا کہ ان کی اولاد نیک بنا دی اور انھیں اچھی شہرت عطا کی اور آخرت میں انھیں نیکوکاروں والی جزا ضرور ملے گی۔ دنیا میں انھیں جو کچھ ملا، اس سے اس قیمتی ثواب اور بدلے میں کمی نہیں ہوگی جو آخرت میں ان کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

(28) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! لوط علیہ السلام کا ذکر بھی کریں جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: بلاشبہ تم ایسے گھناؤنے اور برے گناہ کا ارتکاب کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا جہان والوں میں سے کسی نے ایسا گناہ نہیں کیا۔ تم ہی اس گناہ کے سب سے پہلے موجد ہو جس سے انسان کی نیک فطرت گھن کھاتی ہے۔

**فوائد:** ❀ جو شخص حالتِ کفر میں مرا، اس پر جنت کا داخلہ حرام ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے نیک بندوں پر خصوصی نوازش کہ وہ انھیں ان کے دشمنوں کے مکر و فریب سے نجات دیتا ہے۔
❀ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ کے ہاں ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل اولاد کی عظیم قدر و منزلت اور مقام و مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔
❀ دنیا میں نیکیوں کا بعض اجر جلدی ملنے کے معنی یہ نہیں کہ آخرت میں ثواب میں کمی واقع ہوگی۔

أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ ۙ وَتَأْتُونَ
فِي نَادِيكُمُ الْمُنكَرَ ۖ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا
ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٩﴾ قَالَ رَبِّ
انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ﴿٣٠﴾ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا
إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ ۙ قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُو أَهْلِ هَٰذِهِ
الْقَرْيَةِ ۖ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ إِنَّ فِيهَا
لُوطًا ۚ قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَن فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ
إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٣٢﴾ وَلَمَّا أَن جَاءَتْ
رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا
لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۖ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا
امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا مُنزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ
هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٣٤﴾
وَلَقَد تَّرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِلَىٰ
مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَ
ارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٣٦﴾

3 ع 8 15

(29) کیا تم اپنی شہوت پوری کرنے کے لیے مردوں کی پیٹھ استعمال کرتے ہو اور مسافروں کے لیے راستے بند کرتے ہو حتی کہ تمھاری اس بے حیائی کے کام کی وجہ سے ڈرتے ہوئے کوئی تمھارے پاس سے نہیں گزرتا۔ تم اپنی عام مجلسوں میں بے حیائی کے کام کرتے ہو، جیسے بے لباس اور ننگا ہونا اور گزرنے والے کو قول وفعل کے ذریعے سے تکلیف پہنچانا؟ چنانچہ انھوں نے جب اپنی قوم کو برے کاموں سے منع کیا تو اس کے بعد قوم کا انھیں ایک ہی جواب تھا: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اللہ تعالیٰ کا وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکیاں دیتے ہو۔

(30) قوم کی سرکشی اور عذاب کا مذاق اڑاتے ہوئے اس کے نزول کے مطالبے کے بعد لوط علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے عرض کی: اے میرے رب! میری اس قوم کے خلاف مدد فرما جو کفر اور نہایت گھناؤنے گناہوں کو رواج دے کر زمین میں فساد پھیلا رہی ہے۔

(31) جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تو انھوں نے انھیں اسحاق علیہ السلام اور ان کے بعد ان کے بیٹے یعقوب علیہ السلام کی خوشخبری سناتے ہوئے کہا: ہم قومِ لوط کی بستی سدوم کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ بلاشبہ وہاں کے رہنے والے بے حیائی کے جو کام کرتے ہیں، اس وجہ سے وہ ظالم ہیں۔

(32) ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا: یہ بستی جس کے باشندوں کو ہلاک کرنے کا تمھارا ارادہ ہے، وہاں لوط علیہ السلام بھی ہیں اور وہ ظالموں میں سے نہیں۔ فرشتوں نے کہا: وہاں جو ہیں ہم انھیں بخوبی جانتے ہیں۔ جو تباہی اس بستی والوں پر آنے والی ہے، ہم اس سے لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو ضرور بچالیں گے سوائے ان کی بیوی کے، وہ پیچھے رہنے اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہوگی، لہٰذا اسے ہم ان کے ساتھ ہی ہلاک کر دیں گے۔

(33) جن فرشتوں کو ہم نے قومِ لوط کو ہلاک کرنے کے لیے بھیجا، جب وہ لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو انھیں ان کا آنا ناگوار گزرا اور ان کے بارے میں قوم کی خباثت کے ڈر کی وجہ سے وہ غمگین ہو گئے۔ فرشتے مردوں کی شکل میں ان کے پاس آئے تھے، اس لیے انھیں قوم کی بدتمیزی کا خوف تھا کیونکہ وہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت پوری کرتے تھے۔ فرشتوں نے ان سے کہا: ڈریے مت، آپ کی قوم کسی برے ارادے سے آپ کے قریب بھی نہیں آسکے گی اور ہم نے آپ کو ان کی ہلاکت کی جو خبر دی ہے، اس پر آپ غمگین نہ ہوں۔ بلاشبہ ہم آپ کو اور آپ کے اہل خانہ کو ہلاکت سے بچالیں گے، سوائے آپ کی بیوی کے، وہ پیچھے رہنے اور ہلاک ہونے والوں میں ہوگی، لہٰذا اسے ہم ان کے ساتھ ہی ہلاک کر دیں گے۔

(34) ہم اس بستی پر کھنگر کے پتھروں کی شکل میں آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں جس کے باشندے بے حیائی کے کام کرتے ہیں۔ یہ سزا انھیں اللہ کی اطاعت سے سرکشی کر کے نہایت بے حیائی کے کام کرنے کی وجہ سے ہے اور وہ بے حیائی عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت پوری کرنا ہے۔

(35) ہم نے جس بستی کو ہلاک کیا، اس میں عقل والوں کے لیے بڑی واضح نشانی چھوڑی کیونکہ عقل والے ہی نشانیوں سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

(36) ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے نسبی بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا تو انھوں نے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو اور اپنی عبادت کے بدلے روزِ قیامت اللہ سے جزا کی امید رکھو اور گناہوں کے کام اور ان کی نشر و اشاعت کر کے زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

**فوائد:** ❀ عام مجلسوں میں برے کام کرنے کی قباحت اور خرابی بیان کی گئی ہے۔

❀ انسانی تعلقات ایمان کے ساتھ ہی نفع مند ہوں گے۔

❀ مہمانوں کے بارے میں کوشش کرنی چاہیے کہ وہ امن و امان اور سلامتی سے رہیں اور ان پر کسی قسم کی کوئی زیادتی نہ ہو۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ
جٰثِمِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ
وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ
وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۙ وَلَقَدْ
جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا
سٰبِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ
حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا
بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَ
اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾
اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤٢﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا
يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٤﴾ ع

4 ع 14 16



(37) پھر بھی ان کی قوم نے انھیں جھٹلا دیا تو ان پر زلزلہ آ گیا اور وہ اپنے گھروں ہی میں اوندھے منہ گرے ہوئے رہ گئے۔ ان کے چہرے مٹی میں لت پت ہو چکے تھے اور ان کی حرکت ختم ہو گئی تھی۔

(38) اسی طرح ہم نے ہود علیہ السلام کی قوم عاد کو ہلاک کر دیا اور صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کو، اور اے اہلِ مکہ! تم ان کے گھروں کو حضرموت کے علاقے الشّحر اور الحجر میں اچھی طرح جانتے ہو جو تمھارے لیے ان کی ہلاکت کی دلیل ہیں۔ ان کے ویران گھر ان کی ہلاکت پر گواہ ہیں۔ شیطان نے ان کے کفر اور دیگر برے اعمال جو وہ کر رہے تھے، وہ ان کے لیے خوشنما بنا دیے تھے اور اس نے انھیں سیدھے راستے سے ہٹا دیا تھا، حالانکہ وہ رسولوں کی دی ہوئی تعلیم کی وجہ سے حق اور گمراہی، رشد و ہدایت اور بے راہ روی کو اچھی طرح سمجھتے تھے مگر انھوں نے خواہشات کی پیروی کو ہدایت کی پیروی کے مقابلے میں پسند کیا۔

(39) قارون نے جب موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم پر سرکشی کی تو ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا کر ہلاک کر دیا اور فرعون اور اس کے وزیر ہامان کو سمندر میں ڈبو کر ہلاک کر دیا۔ بلا شبہ ان کے پاس موسیٰ علیہ السلام کھلے معجزے لے کر آئے تھے جو ان کی سچائی پر دلالت کرتے تھے مگر پھر بھی انھوں نے سر زمین مصر میں ان پر ایمان لانے سے تکبر کیا اور وہ ہمارے عذاب کی پکڑ سے جان چھڑا کر نکلنے والے نہ تھے۔

(40) چنانچہ ان سب کو، جن کا پہلے ذکر ہوا، ہم نے اپنے ہلاک کرنے والے عذاب کی گرفت میں لے لیا۔ ان میں سے ایک قوم لوط تھی جن پر ہم نے تہ بہ تہ کھنگر کے پتھر برسائے اور ان میں قوم صالح اور قوم شعیب تھیں جنھیں سخت زوردار چنگھاڑ نے دبوچ لیا۔ ان میں ایک قارون تھا جسے ہم نے اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا اور ان میں قوم نوح اور فرعون اور ہامان تھے جنھیں ہم نے غرق کر کے ہلاک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ بغیر گناہ کے انھیں ہلاک کر کے ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ وہ گناہ کر کے خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے، لہٰذا عذاب کے حقدار ٹھہرے۔

(41) ان مشرکوں کی مثال جنھوں نے اللہ کے سوا بتوں کو اپنا کارساز بنا کر ان کے نفع یا ان کی شفاعت کی امید پر ان کی عبادت کی، اس مکڑی کی طرح ہے جو گھر بناتی ہے کہ وہ اسے کسی کی زیادتی سے محفوظ رکھے گا، حالانکہ تمام گھروں میں سب سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہی ہے۔ وہ دشمن سے اس کا بچاؤ نہیں کرتا۔ اسی طرح ان کے بت ہیں جو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان اور نہ وہ سفارش ہی کریں گے۔ اگر مشرکوں کو اس بات کا علم ہوتا تو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو معبود بنا کر ان کی عبادت نہ کرتے۔

(42) بلا شبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جانتا ہے جن کی وہ اس کے سوا عبادت کرتے ہیں۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہی سب پر غالب ہے جسے مغلوب نہیں کیا جا سکتا، جو اپنی تخلیق، تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(43) یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے اس لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ انھیں جگائیں اور انھیں حق کی بصیرت اور اس کی طرف راہنمائی مہیا کریں۔ ان کا مقصد و مطلب صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی شریعت اور اس کی حکمتوں کا علم رکھتے ہوں۔

(44) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور اس نے انھیں باطل اور بیکار نہیں بنایا۔ اس تخلیق میں ایمان والوں کے لیے یقیناً اللہ کی قدرت کی واضح دلیل ہے کیونکہ وہی اللہ کی مخلوق سے اس کے خالق کے وجود کا استدلال کرتے ہیں۔ جہاں تک کافروں کا تعلق ہے تو وہ کائنات اور وجود انسانی میں موجود نشانیوں کے پاس سے گزر جاتے ہیں اور ان کے خالق کی عظمت اور قدرت کی طرف ان کی توجہ نہیں جاتی۔

**فوائد:** ❀ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿قَدْ تَّبَيَّنَ . . .﴾ سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب عاد و ثمود کے گھروں اور حالات سے واقف تھے۔ ❀ عذاب کے ساتھ ہلاک ہونے والوں کے کھنڈر نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے عبرت کا باعث ہیں۔ ❀ حق کا علم اس بندے کو کوئی نفع نہیں دیتا جو خواہشاتِ نفس کا پجاری ہو اور اپنی خواہشات کو ہدایت پر ترجیح دیتا ہو۔ ❀ مکڑی کی مثال سے ضرب المثل کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ ❀ دنیا میں ملنے والے عذاب کی مختلف قسمیں ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے۔ ❀ غیر اللہ سے امید اور تعلق رکھنا کمزور ترین اسباب پر بھروسا کرنا ہے۔